بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ **بدر** قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۳-۵۰ روپے
ممالک غیر ۷-۵۰ ”
فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۹ | ۱۸ تبلیغ ۱۳۳۹ ہش | ۱۹ شعبان ۱۳۷۹ھ | ۱۸ فروری ۱۹۶۰ء | نمبر ۷

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۷ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ تاہم اخبار الفضل میں مورخہ ۱۳ فروری کی شائع شدہ رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت آج بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور دردو الحاح کے ساتھ دعا میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

قادیان ۱۶ فروری۔ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان بذریعہ روز گارڈی ہاسپیڈ پر مورخہ ۱۱ فروری کو آٹھ بجے رات کی گاڑی پاکستان روانہ ہوگئے۔ پاکستان میں وہ اپنے عزیز رشتہ داروں اور مرحوم بیٹے کی اہلیہ کی ملاقات کے لئے لاہور منٹگمری اور ربوہ تشریف لے جائیں گے اور مورخہ ۲۰ فروری کی شام تک انشاء اللہ قادیان واپس تشریف لے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو خیریت سے رکھے اور بسلامت واپس لائے۔ آمین۔

قادیان ۱۶ فروری۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

پیشگوئی مصلح موعود

ایک رحمت کا نشان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے ایک عظیم الشان نشانِ رحمت عطا کئے جانے کی بشارت دی۔ جسے آپؑ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بطور پیشگوئی شائع فرمایا۔ خدا کے فضل سے یہ پیشگوئی اپنی جملہ تفصیلات کے ساتھ آپؑ کے فرزند اور جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ہمام کے وجود میں بطریق اتم پوری ہوئی اور ہو رہی ہے۔ محولہ بالا اشتہار میں جس پیشگوئی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی الہامی عبارت حسب ذیل ہے (ایڈیٹر)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ و عزّ اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا:-

”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اس کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔

خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنمو ائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے۔ مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا“

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ماما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۱۸؍فروری ۱۹۶۰ء

ایک کھلی نشانی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں خدا تعالیٰ سے الہام پاکر جن غیر معمولی بشارتوں کو شائع کیا ان میں ایک وہ عظیم الشان پیشگوئی بھی درج فرمائی جو آپ کے بعد ظاہر ہونے والے ایک بابرکت وجود "مصلح موعود" کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اس کی مکمل الہامی عبارت اسی پرچہ کے صفحہ اوّل پر نقل کی گئی ہے۔ یہ پیشگوئی اپنی تمام تفصیلات کے ساتھ بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی اور ہو رہی ہے۔ پیشگوئی کے ابتدائی حصہ میں اس نشان آسمانی کی تمام تر غرض و غایت اسلام کی حقانیت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت بہم پہنچانا ہے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے ابتدائی حصہ میں اسی کی طرف واضح اشارہ بھی کیا گیا ہے کہ

"خدا نے کہا ۔۔ تا دین اسلام کا
شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں
پر ظاہر ہو ۔۔۔۔ اور تا انہیں جو خدا کے
وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین
اور اس کی کتاب اور اس کے پاک
رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور
تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں
ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی
راہ ظاہر ہو جائے"

پھر اس مفصّل پیشگوئی میں اس بابرکت وجود کی ذاتی علامات اور بعض غیر معمولی صفات خاصہ کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور آخر میں اس کی نسبت یہ خبر بھی دی گئی ہے کہ

وہ زمین کے کناروں تک شہرت
پائے گا اور قومیں اس سے
برکت پائیں گی"

پیشگوئی میں مذکور دیگر تفصیلات میں سے اگر اسی حصہ پر غور کیا جائے تو پیشگوئی کی صداقت میں کسی طرح کا شک و شبہ باقی نہیں رہتا۔ جس طور پر مصلح موعود کا بابرکت وجود خدمت و اشاعت اسلام کے سلسلہ میں زمین کے کناروں تک شہرت پا رہا ہے۔ اس پر مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں عیاں را چہ بیاں!

اسی مقدس وجود کو یہ شہرت عزت آج ہی حاصل نہیں ہوئی بلکہ ایک پہلو سے اس کا آغاز آج سے ہزاروں سال پہلے حاملوں کی پیشگوئی سے ہوتا ہے۔ جبکہ مسیح کی آمد ثانی کے ذکر میں بطور پیشگوئی بتایا گیا کہ

مسیح آمد ثانی کے بعد وفات پائیں
گے اور ان کی بادشاہت ان کے
بیٹے اور پوتے کو ملے گی۔

اسی طرح آج سے پونے چودہ سو سال پہلے حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی نسبت خبر دی کہ

یتزوج و یولد لہ کہ مسیح
موعود شادی کریں گے اور
ان کے ہاں اولاد ہوگی۔

تیسرے نمبر پر ۱۸۸۶ء میں حضرت مصلح موعود کی ولادت سے تین سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر اس بات کو شائع کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے غیر معمولی اعلیٰ صفات کے حامل ایک بیٹے کے عطا کئے جانے کی بشارت دی ہے جس کا وجود اسلام کی حقانیت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہوگا۔ اس پیشگوئی کا شائع ہونا تھا کہ اپنوں اور بیگانوں میں عجیب طرح سے اس کی شہرت کے سامان ہوئے۔ اپنے تو اس عظیم الشان نشان آسمانی کے ذریعہ دین اسلام کی عظمت اور اس کی صداقت کو دیکھنے کے مشتاق تھے اور مخالفین نے مخالفت اور عناد کی راہ سے اس پر استہزاء کیا اور طرح طرح کے اعتراضات اٹھائے چنانچہ منجملہ دیگر معترضین کے اعتراضات کے جب حضورؑ نے مصلح موعود کی نسبت شائع کیا کہ وہ نو سال میعاد کے اندر ضرور پیدا ہو جائے گا۔ تو آپ کے ایک شدید معاند نے اس پر طنز کرتے ہوئے لکھا۔

"پہلے یہ بھی اطمینان ہو گیا کہ نو برس
تک آپ کی بیوی زندہ رہے
گی"۔ (کلیات آریہ مسافر)

مگر نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بیوی کو زندہ رکھا بلکہ پیشگوئی کے چوتھے سال ہی وہ پسر موعود پیدا ہوگیا۔ خدا تعالیٰ کی اس فعلی شہادت سے معاندین کے خدشات بھی باطل ثابت ہوئے اور اٹھائے گئے اعتراضات پیشگوئی کو مشتبہ کرنے کی بجائے اس کی مزید شہرت اور عظمت کے اظہار کا موجب ہوئے۔

عجیب بات ہے کہ ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کو یہ بابرکت اور عظیم المرتبت انسان پیدا ہوا اور اسی دن آسمانی برکتوں کا ایک بڑا دروازہ کھل گیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کو سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کی پیدائش ہوئی اور اسی روز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دس شرائط بیعت کا اعلان فرما کر سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی اور مخلصین کو بیعت کے لئے دعوت دی اور یہ دونوں قسم کی اطلاعات ایک ساتھ شائع کی گئیں۔

ان دونوں باتوں کی یکجائی میں واضح طور پر اشارہ پایا جاتا ہے کہ اس روحانی سلسلہ کی اشاعت اور اس مقدس وجود سے قوموں کے برکت پانے کا ایک خاص تعلق ہے۔ چنانچہ بعد کے واقعات بھی نہایت صفائی سے گواہی دے چکے ہیں کہ یہ بات درست تھی اور کیوں درست نہ ہوتی جبکہ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم قبل از وقت آنے والے مسیح کی نسبت یہ پیشگوئی فرما چکے تھے کہ وہ ایک اعلےٰ صفات رکھنے والی عورت سے شادی کرے گا اور اس کی اولاد اہم دینی کارنامے سرانجام دے گی

بموجب الہام الٰہی حضرت مصلح موعود جلد جلد بڑھے اور ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ اور جماعت احمدیہ کے واجب الاطاعت امام منتخب ہوئے۔ اس کے بعد جس طریق پر آپ نے جماعت کی کامیاب قیادت فرمائی۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد کو پورا کیا وہ تاریخ احمدیت کا ایک کھلا باب ہے۔ آپ کے ذریعہ اشاعت وخدمت دین کا کام ایک محکم تنظیم اور عالمگیر پروگرام کے ماتحت جاری ہوا۔ آپ ہی کی کامیاب قیادت کا نتیجہ ہے کہ باوجود قدم قدم پر شدید مخالفت اور طرح طرح کی روکوں کے اس وقت جماعت احمدیہ کو ایک بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ دنیا کا کوئی متمدن ملک ایسا نہیں جہاں احمدیہ جماعت کے افراد موجود نہ ہوں۔ اور آج بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اس مقدس جماعت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

ہندوپاکستان کے علاوہ بیرونی ممالک میں بیسیوں مشن قائم ہو چکے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں اسلامی لٹریچر پھیلایا جا رہا ہے۔ لاکھوں روپیہ کے صرفہ سے بیرونی ممالک میں مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ جن میں خدائے واحد کا نام بلند کیا جاتا ہے۔ اور ان ممالک میں اللہ تعالیٰ کے یہ گھر اسلام کے مراکز کا کام دیتے ہیں۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ اسی مبارک وجود کی زیر نگرانی دنیا کی مشہور تیرہ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کر کے ان ممالک کے رہنے والوں کو اُن کی اپنی زبان میں کلام مجید کے مطالعہ کے سامان کئے جا رہے ہیں۔

قرآن کریم کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

هٰذا کتاب انزلناہ
مبارک ہماری نازل کردہ
یہ کتاب بڑی ہی بابرکت
ہے"۔

پس جس صورت میں کہ حضرت مصلح موعود کی نگرانی اور حضور کی ہدایت کے مطابق غیر ممالک میں قرآن مجید کے تراجم شائع کرنے کا عالمگیر پروگرام نہایت کامیابی سے جاری ہے اس مبارک وجود سے دنیا کی قوموں کے برکت پانے کی بات کسی مزید تشریح و تفصیل کی محتاج نہیں۔

علاوہ ازیں مصلح موعود کو حسن و احسان میں مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر قرار دیا گیا ہے۔ ادھر مسیح موعود سے خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور تجھے اس قدر برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اُدھر مصلح موعود کے متعلق بشارت دی کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ چنانچہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی جانشین ہونے کی صورت میں آپ کے مقدس ہاتھ سے لگائے گئے احمدیت کے پودے کی پوری ذمہ داری سے نگہداشت اور اس کی آبیاری کے سامان جاری رکھے۔ اور آپ کے مقاصد کو پورا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اور اس راہ میں شب و روز اس قدر محنت کی کہ اپنی صحت کو قربان کرنا گوارا کر لیا مگر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اکناف عالم میں لہرانے اور آپ کے لائے ہوئے حیات بخش پیغام کو دنیا کے چپے چپے تک پہنچانے میں کوئی کمی نہ آنے دی۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج مادی دنیا جب اپنی تمام تر مادی ترقیات سے غیر مطمئن ہو کر روحانیت کی طرف رجوع کر رہی ہے۔ حضرت مصلح موعود ایدہ الودود کی یہ بے لوث خدمات نوع انسان کے لئے بےحد سود مند ہوں گی اور وہ وقت دور نہیں جب دنیا اس آئینہ میں اپنے محسن حقیقی کا چہرہ دیکھے گی اور خالق و مخلوق کا ٹوٹا ہوا رشتہ پھر سے استوار ہوگا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس بابرکت وجود کو ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے اور ہم سب کو آپ کی عظیم برکتوں سے حصہ پانے کا موقع دے۔ آمین ❖

خطبہ جمعہ

اللہ تعالےٰ سے محبت کرنیکی یہ علامت ہے، کہ اسکی مخلوق سے شفقت اور ہمدردی سے پیش آؤ

بنی نوع انسان سے محض اللہ تعالےٰ کی خاطر محبت کرو تا اس کا فضل تم پر ہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔ فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۲۲ء (منقول از الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۲۲ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ہر چیز کی علامت

انسان کی پیدائش کی غرض اور اس کے دنیا میں بھیجنے سے مقصود اللہ تعالےٰ کی اطاعت اور اس کی بندگی ہے۔ اس لئے انسانی زندگی کا مقصد بغیر اسکے پورا نہیں ہو سکتا۔ جب تک اللہ تعالےٰ سے تعلق اور محبت نہ ہو۔ مگر ہر ایک بات کی کوئی علامت ہوتی ہے۔ مثلاً ایک مہمان ایک شخص کے ہاں آتا ہے۔ مہمان کا اکرام ہر ایک شریف آدمی کا مقصد ہونا چاہیئے۔ جو شخص شرافت کا مادہ رکھتا اور شریعت سے تعلق رکھتا ہے اس کا فرض ہے کہ جب اس کے ہاں مہمان آئے تو اس کا اکرام کرے۔

محبت کا تعلق دل سے

بے شک اعزاز و اکرام دل سے تعلق رکھتا ہے دل ہی ہے جو کسی کا احترام کرتا ہے۔ اور دل ہی ہے جو عزت کرتا ہے۔ لیکن دل کی کیفیت ظاہر کرنے کے لئے ظاہری سامان ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ یا اس کے لئے غالیچہ بچھا دیتا ہے۔ مگر دل میں چاہتا ہے کہ اس کو سخت نقصان پہنچا سے تو اس کے یہ ظاہری نشان اس کے دل کی ظاہری حالت کے خلاف ہوں گے۔ اور اس شخص کا اعزاز نہ ہوگا۔ کیونکہ اعزاز و احترام دل سے ہوا کرتا ہے مگر جب تک اس کے ساتھ ظاہری علامات نہ ہوں اعزاز و اکرام کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ محبت دل کی چیز ہے۔ بچے کو جو چیز ماں باپ کھانے کو دیتے ہیں۔ وہ محبت نہیں ہوتی۔ دشمن اور غیر بھی ایسا سلوک کر سکتا ہے اور کرتا ہے۔ لوگ سود کے لئے بڑے بڑے چندے دیتے ہیں بغرض خانے کھولتے ہیں۔ باوجود اس کے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایسا شخص غریب سے محبت کرتا ہے مگر اس میں بھی شبہ نہیں کہ خالی خولی محبت نہیں ہوتی۔ جب تک اس کے ظاہری آثار نہ ہوں۔ گو ماں باپ بچے کو جو کھانا دیتے ہیں۔ اُسے محبت نہیں کہہ سکتے۔ لیکن یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ماں باپ کھانا نہ بیٹے کو نہ دیں۔ اور پھر یہ کہا جائے کہ وہ محبت کرتے ہیں۔ پس ماں باپ محبت کرتے ہیں اور بچہ کا خیال بھی رکھتے ہیں گو کھانا دینا محبت نہیں۔ مگر یہ محبت کے آثار میں سے ضرور ہے۔

صفات باری کی مظہریت

اس طرح اللہ تعالےٰ کے لئے بھی محبت کی علامتیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے جو میں اس وقت بیان کرتا ہوں۔ قاعدہ ہے کہ جس سے محبت ہو انسان اس کے متعلقات سے بھی محبت کرتا ہے۔ اور اس کے صفات کی بھی نقل کرتا ہے پس لئے کوئی شخص روحانیت میں ترقی نہیں کر سکتا جب تک کہ صفات باری کی نقل نہیں کرتا۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ خدا سے محبت ہو۔ اور اس کی صفات کو اپنے اندر جذب نہ کرے۔

صفت رب العلمین اور انسان

اللہ تعالےٰ کی صفات میں سے جو صفت انسان سے خصوصیت سے تعلق رکھتی ہے وہ رب العلمین کی صفت ہے۔ خدا تعالےٰ رب ہے۔ ساری دنیا اسی کی پیدا کی ہوئی ہے۔ ہندوستان کے باشندے اس کی مخلوق ہیں۔ افریقہ کے لوگ اس کی مخلوق ہیں۔ یورپ و امریکہ کے لوگ اس کی مخلوق ہیں۔ اس لئے خدا کی ساری مخلوق انسان کی نظر میں محبوب ہونی چاہیئے۔ کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا کہ باپ سے محبت ہو۔ اور اس کے بیٹے سے دشمنی۔ یا باپ سے دشمنی اور بیٹے سے دوستی۔ کوئی محبت کا تعلق ایسا نہیں مل سکتا۔ جس میں متعلقات کی محبت کو چھوڑ دیا گیا ہو۔ متعلقات کی محبت اصل کے ساتھ خود بخود آ جاتی ہے۔ دیکھو بادشاہ پریذیڈنٹ ہوتے ہیں۔ بادشاہ کی ملکہ یا پریذیڈنٹ منتخب نہیں کیا جاتا۔ لیکن کسی شخص کے بادشاہ مقرر ہونے کے ساتھ ہی اس کی بیوی بھی اس کی عزت میں شریک ہو جاتی ہے۔ جہاں بادشاہ اور پریذیڈنٹ جاتے ہیں۔ اور ان کے استقبال ہوتے ہیں ان کی بیویوں کے بھی استقبال کئے جاتے ہیں ہمارا ملک ان کی بیویوں کی بھی عزت کرتا ہے کیوں؟ اسلئے کہ بادشاہ یا پریذیڈنٹ کی بیوی ہیں۔

نبیوں کی اطاعت

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص اللہ تعالےٰ سے محبت کرے۔ مگر اس کے بندوں سے محبت نہ کرے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسولوں اور نبیوں کی محبت تو لازمی کر دی ہے۔ کیوں۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے منتخب بندے ہیں۔ ورنہ موسےٰؑ بھی ایسے ہی آدمی تھے جیسے اور۔ ہارونؑ ویسے ہی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیوں کی جاتی ہے۔ اسلئے کہ وہ خدا کے تھے اس لئے ان کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔

بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ گو وہ مخلوق تو خدا کی ہی ہوتے ہیں کہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن باوجود مخلوق ہونے کے ان کا خدا سے تعلق نہیں ہوتا۔ ان لوگوں کی اطاعت کرنا ضروری نہیں ہوتی۔ مگر ان سے نیک سلوک کرنا ضروری ہوتا ہے

بنی نوع کی محبت کا ہر مذہب میں حکم ہے

پس اللہ تک پہونچنے کا ذریعہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے بندوں سے سلوک کرو۔ اور والدین کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ یہ ہے کہ ان کے بیٹے کو پیار کرو اسی طرح اگر تم خدا تعالےٰ سے محبت کرتے ہو۔ اور چاہتے ہو کہ خدا تعالےٰ تم سے محبت کرے تو اس کے بندوں سے پیار کرو۔ دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا۔ اور دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جس نے اس بات پر زور نہ دیا ہو۔ کہ شفقت علیٰ خلق اللہ کرو۔ جب یہ ایسا مسئلہ ہے۔ جو آج تک بدلا نہیں۔ تو اس پر عمل کرنا کس قدر ضروری ہے۔ دیکھو شراب ایک زمانہ میں حلال تھی پھر حرام ہوئی۔ ایک زمانہ میں پردہ نہ تھا پھر ہوا۔ مگر یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ ابتداء سے اس میں تغیر نہیں آیا۔ یہ مسئلہ اسی طرح چلا آتا ہے۔ اور اس پر زور دیا جاتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی مخلوق سے پیار کا سلوک کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہایت اہم حکم ہے۔ اور اس پر عمل کرنا روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے۔

خدا تعالےٰ سے ملنے کا شوق اور اس کے بندوں سے نفرت

مگر میں دیکھتا ہوں کہ بہت ہیں جو خدا تعالےٰ سے ملنا چاہتے ہیں۔ مگر ان میں یہ نہیں خدا تعالےٰ کی مخلوق سے ہمدردی نہیں۔ اس کے بندوں سے نیک سلوک کرنے میں کمی کرتے ہیں۔ اور ایسا ظاہر کرتے ہیں۔ کہ گویا ان کا تعلق ہی نہیں۔

احسان ناشناسی

دنیا میں تین قسم کے خیالات ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو بدسلوکی بھی کرتا ہے اس سے نیک سلوک کیا جائے۔

دوسرے یہ کہ جو نیک سلوک کرے اس سے نیک سلوک کیا جائے۔

تیسرے یہ کہ خواہ کوئی نیک سلوک نہ کرے پھر بھی اس سے اچھا سلوک کرے مگر ہم دیکھتے ہیں انسانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جو ان سے نیکی کرتا ہے اس کے بھی وہ بدخواہ ہوتے ہیں۔ جو ہاتھ انکے پر احسان کرتا ہے اس کو کاٹتے ہیں۔ جو ان کی نیکی چاہتا ہے وہ اس کی ذلت چاہتے ہیں۔ وہ احسان کی قدر نہیں جانتے وہاں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کو احسان کی قدر ہوتی ہے مگر احسان کی شناخت نہیں کر سکتے۔ وہ سمجھ نہیں سکتے۔ کہ ان سے احسان کیا گیا ہے۔ بعض روپیہ کا نام احسان رکھتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی مدرس ہو جس سے انہوں نے پڑھا ہے۔ تو وہ اس کے احسان کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور کہتے ہیں کہ اس نے ہم پر کیا احسان کیا ہے۔ یا کوئی اگر ان کو نیک نصیحت کرتا ہے یا ان کو علم دیتا ہے یا ان کے لئے دعائیں کرتا ہے تو اس کو ذلیل و حقیر سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اس کا ان پر کوئی احسان نہیں۔ وہ اپنے ذہن میں محسن کی قدر کرتے ہیں۔ مگر ان کو احسان کی شناخت نہیں ہوتی۔ ان کو ماں باپ کے لئے غیرت ہوتی ہے اور جوش ہوتا ہے مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ان کو جوش نہیں آئے گا۔ ماں باپ کا یہ احسان تو ان کو یاد رہتا ہے کہ اُنہوں نے ان کی پرورش کی۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسان کو بھول جاتے ہیں۔ کہ آپ نے ان کو روحانیت کا لباس دیا۔ ایسے لوگوں کی مثال اس نادان کی سی ہے۔ جس کو ایک شخص تاریکی میں لالٹین دیتا ہے۔ کہ وہ اس کی روشنی میں اپنے گھر پہونچ جائے۔ وہ اس کا احسان تو مانتا اور اس کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور اس سے آنکھ نیچی رکھتا ہے۔ لیکن وہ خدا جو ہر روز

اس کے لئے سورج چڑھاتا ہے جس کی روشنی میں وہ اپنے سارے کام کرتا ہے۔ اس کے متعلق نہیں مانتا کہ خدا نے اس پر احسان کیا ہے۔ ایک دوست کے تھوڑی دیر روشنی دینے کو احسان سمجھتا ہے۔ مگر خدا کے اتنے بڑے سورج کو احسان نہیں سمجھتا۔ جو اس کے لئے ہر روز چڑھتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ سورج کو چڑھتے نہیں دیکھتا۔ دیکھتا ہے مگر اس کی قدر نہیں کرتا۔ اس لئے وہ اس کو نہیں پہچانتا۔ پس بہت سے لوگ جو احسان کی قدر کرتے ہیں مگر بہت سے احسانات کو شناخت نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگوں کے نزدیک احسان صرف روپیہ دینے کا نام ہے۔ وہ ایسے لوگوں سے محبت کرتے ہیں۔ جو ان سے کوئی مالی سلوک کریں۔

خدا کے لئے محبت کے حلقہ کی وسعت

خدا کے لئے خدا کے بندوں سے محبت کرنے والوں کی بہت کمی ہے۔ وہ انہی سے محبت کرتے ہیں۔ جو ان سے محبت کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ خدا کے لئے محبت کریں۔ تو ان کی محبت عام ہو۔ بعض لوگ ہیں جو دشمن کو معاف نہیں کر سکتے۔ حالانکہ اگر وہ سوچیں کہ یہ ہمارے رب کا بندہ ہے۔ تو وہ ضرور اس کو معاف کر دیں ایسے لوگ اپنی دشمنی کو خدا کے تعلق پر مقدم کر دیتے ہیں۔ حالانکہ دانائی یہ ہے کہ خدا کے تعلق کو مقدم کیا جائے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص تم سے بدسلوکی کرتا ہے مگر تمہارے باپ سے اس کا اچھا تعلق ہے۔ اور تمہارے باپ پر احسان کرتا ہے۔ تو تم اپنے ذاتی خیال کو چھوڑ کر باپ کے تعلق کو مقدم کر دو گے۔ اور کہو گے کہ گو اس نے مجھے نقصان پہنچایا ہے۔ لیکن چونکہ اس نے میرے باپ سے اچھا سلوک کیا ہے۔ اس لئے میں اس کی عزت کروں گا۔ پس اس طرح اس بات کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ گو ایک شخص تمہارا دشمن ہے تم سے بدسلوکی کرتا ہے۔ لیکن اس کا خدا سے تعلق ہے۔ اس لئے ہماری شخصی اور ذاتی دشمنی کو خدا کے تعلق کے مقابلہ میں کچھ حیثیت نہیں۔ یہی نیک لوگوں کا قاعدہ ہے۔ وہ دیکھتے ہیں۔ گو فلاں ہمارا دشمن ہے۔ لیکن ہمارے خدا کا بندہ تو ہے۔ یا اس کا اس سے تعلق ہے۔ اور اس میں شبہ نہیں کہ خدا ہی کا تعلق قابل لحاظ ہے۔ اسی کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

بنی نوع انسان سے محبت کرنے کی اہمیت

دیکھو بنی نوع انسان سے نیک سلوک کو حدیث میں کس قدر اہمیت دی گئی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جبکہ سخت تپش ہوگی ہم نہیں جانتے کہ وہ کیسی تپش ہوگی۔ مگر ہم ایمان رکھتے ہیں ضرور تپش ہوگی۔ اور بہت سخت ہوگی۔ کچھ لوگ اللہ تعالےٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے ان میں وہ شخص بھی ہوگا۔ جو اللہ تعالےٰ کے لئے محبت کرتا ہوگا۔ بہت سے نادان ہیں۔ جو اس حدیث کے غلط معنے کرتے ہیں۔ مثلاً اگر وہ زید سے محبت کرتے ہیں اور بکر سے نہیں کرتے تو وہ زید کی محبت کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم خدا کے لئے اس سے محبت کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر خدا کے لئے محبت ہوتی تو زید بکر دونوں سے ہوتی۔ نہ کہ ممکن ہے کہ ذاتی وجوہات کی بنا پر تم زید سے محبت کرو اور بکر یا خالد سے نہ کرو۔ اسی طرح جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے محبت کرے گا وہ اس کے سب بندوں سے محبت کرے گا۔ پس اگر خدا کے لئے محبت کرنی ہے تو تمام بنی نوع انسان سے محبت کرو۔ خدا کے لاکھوں کروڑوں بندے ہیں۔ خدا کے لئے محبت کرنے والوں کا فرض ہے کہ سب سے محبت کریں۔

خدا کے منتخب اور عام بندے

جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ خدا کے بندے بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن کو خدا تعالےٰ نے چن لیا ہے۔ اور ایک عام بندے ہوتے ہیں۔ اپنے رسولوں کو اس نے آپ چن لیا۔ اولیاء و مجددین کو چن لیا۔ اس لئے جن لوگوں کو اپنے بندوں میں سے خدا تعالےٰ نے چن لیا ہے۔ ان سے محبت کے ساتھ ان کی اطاعت کرنا بھی ضروری ہے۔ اور جو اس کے عام بندے ہیں گو ان کی اطاعت کرنی ضروری نہیں لیکن ان سے محبت اور نیک سلوک اور ہمدردی لازمی ہے۔

سب سے محبت کرو

پس جو خدا کے لئے محبت ہوگی وہ سب کے ساتھ ہوگی اور جن کو اس نے چنا ہے ان کی اطاعت بھی کی جائے گی۔ اس حال میں کسی ایک شخص کی خصوصیت نہیں رہتی۔ پس اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ بنی نوع انسان سے محبت کرو۔ خدا کے لئے محبت کرنے کے یہی معنے ہیں۔ رسولوں اور مامورین کی جو خصوصیت ہوتی ہے وہ ان کے منتخب ہونے کے باعث ... ہوتی ہے۔ ان کی اطاعت اللہ تعالےٰ کے منشاء اور اس کی رضاء کے ماتحت ہوتی ہے۔ اس کے خلاف نہیں ہوتی۔ پس مداہنت کے فرق کو چھوڑ کر تمام بنی نوع انسان سے محبت ضروری اور لازمی ہے۔

میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ زید و عمر سے دوستی نہ کی جائے۔ بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ جو کہا ہے کہ قیامت کے دن خدا کے عرش کے سایہ کے نیچے وہ شخص ہوگا جو خدا کے لئے محبت کرتا ہے۔ اس محبت کرنے سے مراد ایک آدھ شخص سے محبت اور سلوک کرنے والا شخص نہیں۔ بلکہ وہی شخص ہے جو خدا کی ساری مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ پس ایک ہی سے محبت نہ رکھو بلکہ سب سے محبت رکھو۔ ورنہ زید و بکر کی محبت خدا کے لئے نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ کئی وجوہ ہو سکتے ہیں۔ جن کے باعث لوگ آپس میں محبت کرتے ہیں۔ مثلاً کام میں اتفاق ہم عقائد ہونا یا اور بھی اتحاد پیدا کرنے والی باتیں ہیں۔ ان کی وجہ سے دو شخصوں میں اتحاد ہو جاتا ہے۔ اس سے روکا نہیں گیا ہے لیکن یہ دھوکہ ہے کہ اس محبت کو حدیث کے مصداق قرار دیا جائے۔ کیونکہ خدا کی رضا کے لئے وہی محبت ہوگی۔ جو خدا کی ساری مخلوق سے کی جائے گی۔ وہ محبت فانی ہے جو ایک زراعت پیشہ دوسرے زراعت پیشہ سے محبت کرتا ہے۔ قیامت کے دن وہ دوستی کام آئے گی جو سب بنی نوع انسان کی دوستی ہوگی۔ جب تک یہ مرتبہ حاصل نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ کا فضل نہیں آ سکتا۔ ممکن ہے کہ تم کسی کو سمجھو کہ وہ عیسائی ہے یا یہودی ہے یا ہندو ہے اس لئے اس سے نیک سلوک نہ کرو۔ مگر یہ درست نہ ہوگا۔

محبت کی حلاوت اور غصہ کی مرارت

میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ بنی نوع انسان سے محبت کرو یاد رکھو عداوت میٹھی چیز نہیں محبت میٹھی چیز ہے۔ تم دیکھو دونوں میں سے کونسی چیز آرام دہ ہے۔ آیا محبت آرام دہ ہے یا غصہ۔ تم غور کرو کہ تم جس وقت غصہ کی حالت میں ہوتے ہو یا جس وقت محبت کے جذبات اور خیالات میں۔ جب تم غور کرو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ امن خدا کی طرف سے آتا ہے۔ غضب اس وقت جائز ہے جب خدا کے غضب کے ساتھ مل جائے ورنہ محبت ہی ضروری ہے۔ جو لوگ حسن سلوک اور محبت کے جذبات چھوڑ دیتے ہیں ان کو یہیں ہی جہنم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں سے کدورت کے خیالات کو دور کر دے ہم بنی نوع انسان سے اللہ تعالےٰ کیلئے محبت کریں اور اسی کے سائے میں ہوں۔

مصلح موعود ایدہ اللہ الودود

از محترم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

یہ ایک دعوےٰ تھا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام یعنی مسیح پاک علیہ السلام نے کیا۔ حالات ناموافق تھے۔ ماحول ناساز گار تھا ۱۸۵۷ء کے بعد غلامان محمد صلعم کے کرامت دکھانے کا کوئی سوال نہیں تھا۔ بلکہ اب مسیحیت کرامت کا نشان دکھانا چاہتی تھی۔ عیسائی مناد گلی گلی اور کوچہ کوچہ بپتسمہ لینے کی دعوت دے رہے تھے۔ حکومت کا چڑھتا ہوا نشہ اور اشاعت عیسویت کا اُبلتا ہوا جوش تھا جو ہندوستان کے شہر شہر اور گاؤں گاؤں کام کر رہا تھا۔ مسلمان درماندہ و پریشان۔ اخلاق سے بیگانہ۔ روحانیت سے عاری۔ ایسی پراگندگی جس نے اشعار میں ڈھل کر "مسدس حالی" کی شکل اختیار کی۔ کیا ایسے رنگیوں سے محفل سجائی جا سکتی تھی؟ کیا ایسے مغلوبوں سے فوجی مہم سر کی جا سکتی تھی؟ مگر قدرت انہیں ٹکڑوں کو جوڑ جوڑ کر ایک پرندہ صفت جماعت بنانا چاہتی تھی۔ مسیح پاک کی بعثت اسی رازِ مشیت کی ایک دلیل ہے۔

زمانہ کا مطالبہ زمانہ اعجاز نمائی کا مطالبہ کر رہا تھا مگر وہ مسلمان جو ابھی سیاست کے اوج ثریا سے غلامی کی پستی میں پٹکا گیا تھا۔ وہ کیا معجزہ دکھاتا۔ اسے تو بس اقتدار سیاست کا غم کھائے جا رہا تھا۔ معجزانہ قوتوں کے اظہار کا دعویٰ مسیحیت کر رہی تھی یا اغیار کا جذبۂ نشأۃ ثانیہ

غار حرا مگر زمانہ اسلام سے ایک تقاضا کر رہا تھا۔ وہ غار حرا والی کیفیت کا طالب تھا۔ وہ کیا چیز تھی جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غار حرا کی خلوت میں دی گئی۔ وہ نگاہ جو دلوں میں عشق و محبت کی بھٹی گرماتی ہے۔ وہ زبان جو لوح قلم کے نوشتے پڑھتی ہے اور وہ دل جس پر اسرار قدرت نقش ہوتے ہیں۔ یہی غار حرا کا عطیہ ہے۔ زمام سیاست اور عنانِ اقتدار چھینی جا سکتی ہے۔ مگر یہ عطیہ نہیں چھینا جا سکتا۔ لیکن یہ ایک راز ہے۔ جس سے دنیا کا کوئی غیر محبت مند معاشرہ واقف نہیں (باقی ملاحظہ

عطرِ رضا سے ممسوح — اور — احباب و اغیار کا ممدوح

نام بھی محمود اور کام بھی محمود

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

تقدیر کے نوشتے پورے ہوئے۔
وہ زمانہ آپہنچا جس کی فتنہ انگیزیوں کی خبر مامورین ربانی مدت مدید سے دیتے چلے آرہے تھے۔ ہر سُو کفر و الحاد اور دہریت و مادیت کا دور دورہ شروع تھا۔ فلسفہ کے دلدادوں نے نہ صرف مذہب کے پرخچے اُڑا دیئے بلکہ مذہب کے نقطہ مرکزی "ذات باری" کے تصور کو موہوم قرار دے کر اُسے ہنسی و تمسخر کا نشانہ بھی بنایا۔ مذہبی دنیا میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ گو سب اہل مذاہب اس ناگہانی الحادی حملہ سے اس قدر پریشان اور سراسیمہ ہوچکے تھے۔ کہ مقابلہ و مدافعت سے عاجز و قاصر نظر آتے تھے۔ اسلئے اُن کا خود اُس "خدائے قدوس" سے کوئی تعلق نہ تھا۔ تعلق تو ایک طرف رہا اُس کی ذات و صفات کے بارہ میں ایک زندہ یقین بھی تو انہیں حاصل نہ تھا جو اُن کے قلوب کو گرماتا اور اُن کے نفوس کو عشق الٰہی سے سرشار کر کے عزم بالجزم اور ایثار و قربانی پر آمادہ کرتا۔ اور تو اور کامل و اکمل مذہب "اسلام" کے پیرو صرف اسمی اور رسمی مسلمان رہ گئے تھے۔ اُن کی حالت بھی "مرعوبانہ ذہنیت" کو آشکار کر رہی تھی۔ وہ بھی اس کسمپرسی اور بے بسی کے عالم میں کبھی آسمان کی طرف حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے اور کبھی مایوسانہ طور پر زمین میں نظریں گاڑ دیتے۔ گو شاید اُن کا تصور اتنی "مسیح و مہدی" موعود جلد اُن کی امداد کو پہنچے۔ زمانہ تیز رفتاری سے گذر رہا تھا۔ آسمانی صحائف اور مذہبی نوشتوں کی بیان کردہ علامات ایک ایک کر کے پوری ہو رہی تھیں۔ الحاد و دہریت کے حملہ نے مذہبی دنیا کی حالت دگرگوں کر دی تھی۔ جبھی اس زمانہ میں ایک گمنام بستی سے ایک محبت بھری پُر امید آواز بلند ہوئی کہ

اسمع اصوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار
اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

مَیں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
مَیں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار
وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

زندہ خدا
یہ نعرہ مردہ روحوں کے لئے صُورِ اسرافیل ثابت ہوئی۔ تو مذہبی دنیا کے لئے رحمت۔ روحانی دنیا میں مایوسی کے بادل چھٹنے لگے اور امید و رجا کا سورج طلوع ہونے لگا متزلزل پاؤں میں استقامت آگئی شکستہ ہمتیں بلند ہوگئیں۔ ہر مکتب خیال والے افتاں و خیزاں اس منادی کی طرف جانے لگے۔ تو پھر اُن کے کانوں کو یہ محبت بھرے الفاظ سنائی دینے لگے۔

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں۔ کہ اُس کا ایک خدا ہے۔ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا۔ اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔" (کشتی نوح)

موعود مسیح
یہ محبت و یقین بھرے اور روح پرور کلمات بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے ہیں۔ جن کو خدا نے چودھویں صدی ہجری کے آغاز میں "موعود اقوام عالم" بنا کر مبعوث فرمایا زمینی اور آسمانی نشانات سے آپ کی تائید و نصرت فرمائی۔ اور سعید روحوں کو آپ کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق سعادت عطا فرمائی۔ حضور اپنی بعثت کی غرض ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ

"خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ کہ میں اس کا ثبوت دوں۔ کہ زندہ کتاب قرآن ہے۔ اور زندہ دین اسلام ہے۔ اور زندہ رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں۔" (دیکھو زندہ رسول)

زندہ خدا کا زندہ نشان
زندہ خدا نے اپنی ہستی اور اسلام کی روحانی زندگی کے ثبوت کے لئے جہاں بے شمار نشانات بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دیئے۔ اُن میں ایک وہ بشارت ہے جو ۱۸۸۶ء میں آپ کو دی گئی۔ جس کا تعلق اس موضوع سے ہے فرمایا کہ

(ا) "ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ ... نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اُس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"
(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اس ضمن میں بانی سلسلہ احمدیہ پر مزید انکشاف ہوا۔ تو فرمایا کہ:-

(ب) "مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اُس کا محمود اور تیسرا نام اُس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اُس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔"
(سبز اشتہار صفحہ ۲۱)

الہام الٰہی میں اس موعود فرزند کا نام "محمود" رکھا گیا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق مقررہ میعاد کے اندر ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو وہ فرزند پیدا ہوا۔ جس کا نام بانی حضرت سلسلہ عالیہ احمدیہ نے الہام الٰہی کے مطابق "محمود" ہی تجویز فرمایا۔ اور اُس کا یوں اعلان بھی فرما دیا کہ:-

"آج ۱۲ فروری ۱۸۸۹ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ بروز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے۔ جس کا نام بالفعل تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔"
(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ فروری ۱۸۸۹ء)

اسم بامسمّیٰ "محمود"
خدا کے مسیح کا یہ موعود فرزند جو زندہ خدا کی ایک زندہ تجلی تھا۔ حسب بشارت الٰہی وہ جلد جلد بڑھنے لگا۔ پھولنے اور پروان چڑھنے لگا۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات کے مطابق بچپن سے ہی آپ کی روحانی صلاحیتیں اور استعدادیں ابھرنے اور ظاہر ہونے لگیں۔ اُس کی غیر معمولی قابلیت و ذہانت اور اولوالعزمی اور جذبہ حمیت تبلیغ اسلام کے عزم و جوش کو دیکھ کر حاسد بھی پیدا ہوگئے۔ وہ اُس آسمانی "محمود" کو "مذموم" قرار دینے کے ناپاک منصوبے بنانے اور سازشیں کرنے لگے۔ مگر جس کو خدا رکھے اسے کون چکھے۔ یہ خدائی بشارتوں کا مورد ۱۹۱۴ء میں مسیح پاک علیہ السلام کا سچا جانشین اور جماعت احمدیہ کا امام و قائد قرار پایا۔ حاسد کا ایک گروہ جس کو اپنے دنیوی علم و فضل پر ناز تھا۔ دائمی مرکز احمدیت اور دامن خلافت سے کٹ گیا لاہور میں اڈہ بنا کر خلافت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کا منصوبہ بنانے لگا۔ مگر اس "اولوالعزم محمود" نے اپنی خلافت کے پہلے سال ہی ببانگ دہل ایزدی سے اعلان فرمایا کہ

"مجھے انسانوں کے خیالات کی پرواہ نہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ مجھے کامیاب کرے گا۔ پس میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ کامیاب ہوں گا۔ اور میرا دشمن مجھ پر غالب نہ آسکے گا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی پوشیدہ در پوشیدہ حکمتوں کے ماتحت جن کو میں خود بھی نہیں سمجھتا ایک پیڑ بنایا ہے۔ پس وہ جو مجھ سے ٹکراتا ہے اپنا سر پھوڑتا ہے۔ میں نالائق ہوں اس سے بے انکار نہیں۔ میں کم علم ہوں۔ اس سے میں ناواقف نہیں۔ میں گنہگار ہوں۔ اس کا مجھے اقرار ہے۔ میں کمزور ہوں۔ اس کو میں مانتا ہوں مگر کیا کروں کہ مجھے خلیفہ بنانے پر خدا تعالیٰ نے مجھ سے نہیں

پڑتی اور نہ وہ اپنے کاموں میں میرے مشورہ کا محتاج ہے۔"

(القول الفصل صفحہ ۵۸)

مختلف فتنے اور جماعتی ترقی

سیدنا محمود کی خلافت کے آغاز سے ہی اندرونی اور بیرونی فتنوں نے سر دکھانا شروع کیا۔ تاکہ جماعت احمدیہ کے شیرازہ کو منتشر کر دیا جائے۔ کہیں غیر مبایعین کا فتنہ تھا۔ تو کہیں مستریوں اور مصریوں کا۔ کہیں احراریوں کا فتنہ تھا تو کہیں اینٹی احمدیہ ایجی ٹیشن کا۔ کہیں جماعت اسلامی نے جماعت کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا تو کہیں "حقیقت پسند" پارٹی نے سر اٹھایا۔ مگر یہ عجیب خدائی تصرف و نصرت نظر آتی ہے کہ ہر فتنہ اپنی موت آپ مر گیا۔ اور اس فتنہ کے نتیجہ میں جماعت کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی حاصل ہو گئی۔ اور ہم بجا فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ آج

"جماعت احمدیہ پہ سورج غروب نہیں ہوتا"۔

دنیا کے تمام متمدن و مہذب ممالک میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن قائم ہیں۔ قرآن مجید کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ بے شمار مساجد غیر ممالک میں تعمیر ہو چکی ہیں۔ اسلامی لٹریچر کو مختلف ممالک کے غیر مسلموں میں پھیلایا جا چکا ہے۔ اور ان حقیر مساعی کو اللہ تعالیٰ نے نوازا اور کافی تعداد میں غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل کر سکے ہیں۔ اور یہ سب

"سیدنا حضرت مسیح موعود ایدہ اللہ الودود کے عہد خلافت کی برکات ہیں"

جس شخص کو خدائے قدوس نے آسمان کے "محمود" قرار دیا۔ اور مسیح پاک علیہ السلام نے زمین پر جس کا نام "محمود" ہی تجویز فرمایا۔ اس کے مخالفین و حاسدین نے اُسے اپنے ناپاک عزائم و ارادوں کے باعث "مذموم" قرار دینے کی کوشش کی۔ مگر وہ اپنے ناپاک منصوبوں میں خائب و خاسر اور ناکام و نامراد رہے۔ بھلا وہ کامیاب ہی کیسے ہو سکتے تھے۔ جبکہ اُن کے منصوبے منشاء الٰہی کے خلاف تھے۔ اور خدا کا سایہ اُس محمود کے سر پہ تھا۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح قرار دیا تھا۔ بالآخر وہ اپنے اعمال و افعال کا محاسبہ کر کے زمین پر اس خدا کے "محمود" کے کارنامے "محمود" نے مخالفین کے دلوں پہ بھی اثر کیا۔ اور وہ اس حقیقت کا اعتراف کرنے پہ مجبور ہوئے کہ

"محمود ہی نام اور محمود ہی کام"

واقعی یہ اسم بامسمّیٰ "محمود" ہے۔

لیجئے آپ بھی اس ضمن میں چند اعترافات ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ غیر مبایعین کے آرگن پیغام صلح کا لیڈنگ آرٹیکل

"پیارے ناظرین ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم حضرت صاحبزادہ صاحب (سیدنا محمود۔ ناقل) کو اپنا ایک بزرگ اور امیر اور ملجا و ماویٰ سمجھتے ہیں۔ اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندیٔ فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں اور دل سے اُن سے محبت کرتے ہیں۔ واللہ علی ما نقول شہید۔ صرف اعتقاد میں فرق ہونے کی وجہ سے ہم اُن سے بیعت نہیں کر سکتے۔"

(پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

۲۔ مولانا محمد علی صاحب جوہر برادر مولانا شوکت علی صاحب مرحوم رقمطراز ہیں۔

"ناشکر گذاری ہو گی اگر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور اُن کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاسیات میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف تبلیغ اور مسلمانوں کی تنظیم اور تجارت میں بھی انتہائی جد و جہد سے منہمک ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرز عمل سواد اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور اُن اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمات اسلام کے بلند بانگ و در باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں۔ مشعل راہ ثابت ہو گا۔"

(اخبار ہمدرد دہلی ۲۶ ستمبر ۱۹۲۷ء)

۳۔ جماعت اسلامی کا اخبار المنبر لائل پور رقمطراز ہے۔ کہ:-

"قادیانی تنظیم کا تیسرا پہلو وہ تبلیغی نظام ہے جس نے اس جماعت کو بین الاقوامی جماعت بنا دیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ حقیقت اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ بھارت۔ کشمیر۔ انڈونیشیا۔ اسرائیل جرمن۔ ہالینڈ۔ امریکہ۔ برطانیہ دمشق۔ نائجیریا۔ افریقی علاقے اور پاکستان تمام قادیانی جماعتیں میرزا محمود احمد صاحب کو اپنا امیر اور خلیفہ تسلیم کرتی ہیں۔ اور ان کے بعض دوسرے ممالک کی جماعتوں اور افراد نے کروڑوں اور کروڑوں روپیہ کی جائیدادیں "صدر انجمن احمدیہ ربوہ" اور "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے نام وقف کر رکھی ہیں۔"

(المنبر لائلپور ۲ مارچ ۱۹۵۶ء)

سچ ہے ؎

الفضل ما شھدت بہ الاعداء

جہاں الہام الٰہی کے مطابق حضرت مسیح پاک علیہ السلام" کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ چکی ہے وہاں اس "موعود محمود" کے بارہ میں یہ خدائی بشارت" زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" بھی نہایت شان سے پوری ہو چکی ہے۔ قومیں اس سے برکت پا رہی ہیں۔ اور پاتی جائیں گی۔ وہ جس کا نام آسمان و زمین پر "محمود" رکھا گیا جب تک دنیا ہے تب تک "محمود" اور "محمود" ہی رہے گا۔ کیونکہ وہ اُس زندہ ہستی کا ایک زندہ نشان ہے ؎

تقدیر آسمان است این بر عالَم ہویدا

مبارک ہے وہ جو اُس منشاء الٰہی کو سمجھے اور اس زندہ نشان الٰہی کے دامن فیوض سے وابستہ ہو کر دینی و دنیوی برکات سے متمتع ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک وجود کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تا دیر قائم و دائم رکھے۔ اور اس کو ہمت و حوصلہ والی کامیابیوں اور کامرانیوں والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

آخری سہ ماہی

میں

عہدیداران مال فوری توجہ فرمائیں

مالی قربانی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔

"دیکھو۔ جنہوں نے انبیاء کا وقت پایا۔ انہوں نے دین کے لئے کیسی کیسی قربانیاں کیں جیسے ایک مالدار نے دین کی راہ میں اپنا سارا مال حاضر کیا۔ ایسا ہی ایک فقیر دریوزہ گر نے اپنے ٹکڑوں سے بھری زنبیل پیش کر دی۔ اور ایسا ہی کئے گئے جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فتح کا وقت آگیا۔ مسلمان بننا آسان نہیں۔ مومن کا لقب پانا سہل نہیں۔ سو اے لوگو اگر تم میں راستی کی روح ہے تو میری اس دعوت کو سرسری نگاہ سے مت دیکھو۔ نیکی حاصل کرنے کی فکر کرو۔ خدا تعالیٰ تمہیں آسمان پر دیکھ رہا ہے کہ تم اس پیغام کو سن کر کیا جواب دیتے ہو۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کے ہر احمدی کیلئے یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ کم از کم معین شرح کے مطابق مالی قربانی میں باقاعدگی سے حصہ لے۔ لیکن ابھی بہت سے دوست ایسے ہیں۔ جو اپنی مالی ذمہ داری کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ نہیں کر رہے جس کے نتیجہ میں متعدد جماعتوں کا متوقع بجٹ آمد لازمی چندہ جات سو فیصدی وصول نہیں ہو رہا۔

موجودہ مالی سال کے پہلے نو ماہ گزر چکے ہیں۔ اور اب آخری سہ ماہی گذر رہی ہے تمام جماعتوں کو نسبتی بجٹ وصولی اور بقایا کی پوزیشن سے اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔ لہٰذا تمام احباب جماعت اور عہدیداران کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنا اپنا محاسبہ کریں۔ اصل ذمہ داری کی ادائیگی میں جو کمی رہ گئی ہو اس کو جلد پورا کرنے کی فکر کریں۔ اور اس بات کا عملی طور پر ثبوت دیں۔ کہ وہ فی الحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضل سے اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

ولادت مورخہ ۲۳ جنوری کو محمد علی شاہ صاحب احمدی سیرانی ٹرجنٹ آف بھدرک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا۔ احباب جماعت عزیز نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

پیشگوئی ۲۰ فروری کے مصداق مصلح موعودؓ کے زمانہ کی چالیس تعیینات

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی)

(۱)

مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل کی طرف سے عنوان بالا کے ماتحت ایک مبسوط مضمون موصول ہوا ہے مگر بعدم گنجائش کے باعث اس کا صرف ایک حصہ اس پرچہ میں شریک اشاعت کیا جا رہا ہے۔ بقیہ مضمون اگلے پرچوں میں بالاقساط درج کیا جائے گا۔ چونکہ مضمون کی ہر شق فی ذاتہ مستقل نوعیت رکھتی ہے اور مضمون کا افادی پہلو بھی قائم رہتا ہے۔ اسلئے بامر مجبوری ایسا کرنا پڑا ہے۔ ورنہ زیادہ بہتر صورت یہی تھی کہ اس قیمتی مضمون کو ایک ہی پرچہ میں شائع کیا جاتا۔ ——— (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان بیٹے مصلح موعود کے متعلق مذکورہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کی زندہ ہستی اور محمد رسول اللہ صلعم کی حقانیت اور قرآن کریم کی صداقت نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے کے لئے ایک زبردست اور بے نظیر نشان ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ مادیت اور دہریت کے زمانہ میں ظاہر فرمایا ہے مگر افسوس ہے کہ جہاں مخالفین نے اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی وہاں اپنوں میں سے بھی ایک گروہ نے اسے مشتبہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ کسی نے تو کہہ دیا کہ مصلح موعود مامور اور مرسل ہوگا اور کسی آئندہ زمانہ میں مبعوث ہوگا۔ کسی نے کہہ دیا کہ وہ تیسری صدی میں ظاہر ہوگا اور اس وقت اسکے ذریعہ سے غلبہ اسلام ہوگا۔ کسی نے کہہ دیا کہ وہ چوتھی صدی میں آئے گا۔ کسی نے کہہ دیا کہ اسکے لئے "وقت کی تعیین نہیں کی گئی تھی"۔ مگر یہ سب باتیں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے خلاف ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ان میں سے بعض کو تو اس پیشگوئی کی پوری حقیقت سے خبر نہیں اور بعضوں نے اپنے نفسانی جوشوں کے زیر اثر اسے غلط ملط کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگرچہ اس پیشگوئی کے بارہ میں بہت کچھ لکھا جا چکا اور وضاحت کی جا چکی ہے مگر زمانہ کے تقاضے بھی ختم نہیں ہوتے اسلئے ضرورت تھی کہ مصلح موعود کے وقت کی تعیین صحیح صحیح اور پوری وضاحت سے کی جائے۔ اگرچہ پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق میرے سابقہ مضامین میں کئی ایک تعیینات گذر چکی ہیں مگر اس خیال سے کہ جس قدر تعیینات مل سکتی ہوں انہیں یکجا کر دیا جائے۔ تا ایک طرف پیشگوئی کے مصداق کی تعیین ٹھیک ٹھیک سامنے آ جائے اور دوسری طرف مخالفت کی تسلی بھی کمل جائے (وباللہ التوفیق)

(۱)

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں مندرج الہام میں یہ خبر دی گئی تھی کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صلبی فرزند ہوگا نہ کہ آئندہ نسل میں سے۔ الہام کے الفاظ یہ ہیں:-

"فرزند دلبند گرامی ارجمند"

اسکی تائید میں دوبارہ وضاحت کے وقت سبز اشتہار میں یہ بتایا گیا تھا کہ "یہ پیشگوئی درحقیقت دو لڑکوں پر مشتمل ہے"۔

پس جس طرح بشیر اول آپ کا صلبی فرزند تھا اسی طرح مصلح موعود کے متعلق بھی یہی مقدر تھا کہ وہ آپ کا صلبی فرزند ہو۔ پیشگوئی کے اس حصہ نے اس کا زمانہ معین کر دیا۔

(۲)

مصلح موعود کی پیدائش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مقدر تھی۔ چنانچہ آپ نے اشارہ میں اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر لکھا تھا کہ

"بشیر کی موت لوگوں کی آزمائش کے لئے ایک ضروری امر تھا اور جو کچے تھے وہ مصلح موعود کے ملنے سے ناامید ہوگئے اور انہوں نے کہا کہ تو اس طرح یوسف کی باتیں ہی کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ قریب مرگ ہو جائے گا یا مر جائے گا۔ سو خدا نے مجھے فرمایا کہ ایسوں سے منہ پھیر لے۔ جب تک کہ وقت پہنچ جائے"۔

(مکتوب بنام حضرت خلیفہ اولؓ ۴ر دسمبر ۱۸۸۸ء)

(۳)

مصلح موعود کی پیدائش کے متعلق قبل از وقت یہ بھی اعلان کر دیا گیا تھا کہ اسکی پیدائش بشیر اول کی وفات کے زمانہ تک ملتوی رہے گی مگر اس سے زیادہ کسی آئندہ زمانہ تک۔ چنانچہ آپ نے اشتہار میں تحریر فرمایا تھا کہ

"ضروری تھا کہ اس کا آنا معرض التواء میں رہتا جب تک کہ بشیر جو فوت ہوگیا ہے پیدا ہو کر واپس اٹھایا جاتا۔ کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا اسلئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا"

(سبز اشتہار حاشیہ ص ۲۱ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

نیز مذکورہ عبارت میں اسکے متعلق یہ بھی بتایا گیا تھا کہ بشیر اول کا قائم مقام اور اس کے بعد دوسرے نمبر پر پیدا ہوگا یہی وجہ ہے کہ اس کا نام بشیر ثانی یعنی دوسرا بشیر رکھا گیا تھا۔

(۴)

یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو سبز اشتہار میں آپ نے مصلح موعود کی جلد پیدائش کے متعلق بھی اعلان فرما دیا تھا اور یہ بتا دیا تھا کہ اس کی پیدائش بشیر اول کے بعد بلا توقف ہوگی۔ آپ نے لکھا تھا کہ

"سو اے دوسرے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھا ہے ..... خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی"

اس عبارت میں "اب" کا لفظ بتاتا ہے کہ مصلح موعود کی ولادت جلد ہونے والی تھی۔ جب اس کے مطابق مصلح موعود کی پیدائش ہوگئی تو آپ نے اس کی اطلاع دیتے ہوئے اس امر کا بھی اعلان حسب ذیل الفاظ میں فرما دیا تھا۔

"وہاں سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا سو محمود پیدا ہوگیا"۔

(سراج منیر صفحہ ۳۴)

اسی طرح ایک اور اعلان آپ نے یوں فرمایا تھا۔

"میرا ایک لڑکا (بشیر اول) فوت ہوگیا تھا اور مخالفوں نے جیسا کہ انکی عادت ہے اس لڑکے کے مرنے پر بڑی خوشی ظاہر کی تھی۔ تب خدا نے مجھے بشارت دے کر فرمایا کہ اس کے عوض جلد ایک اور لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام محمود ہوگا اور اس کا نام ایک دیوار پر لکھا ہوا مجھے دکھایا گیا تب میں نے ایک سبز رنگ اشتہار میں ہزارہا موافقوں اور مخالفوں میں یہ پیشگوئی شائع کی۔ اور ابھی ستر دن پہلے لڑکے کی موت پر نہیں گذرے تھے کہ یہ لڑکا پیدا ہوگیا اور اس کا نام محمود احمد رکھا گیا"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۱۷)

(۵)

سبز اشتہار کے مذکورہ الفاظ میں ضمناً یہ بھی پیشگوئی کی گئی تھی کہ بشیر اول کی وفات کی ظلمت دیکھنے والوں میں سے بعض مصلح کو ضرور دیکھیں گے۔ کیونکہ وہ انکی زندگی میں پیدا ہوگا اسلئے انہیں بشارت دی گئی تھی کہ وہ خوش ہوں اور خوب خوشیاں منائیں اور اچھلیں کودیں۔ پس اس کی پیدائش انکی زندگیوں میں ضروری قرار دی گئی تھی۔ اس کی پیدائش کسی آئندہ زمانہ میں ان کی خوشی کا باعث نہیں ہو سکتی تھی۔ کیونکہ اس طرح سے وہ اسے دیکھ نہیں سکتے تھے۔ بلکہ اسے دیکھنے سے محروم رہ جانے کی وجہ سے پیشگوئی کا یہ حصہ باطل ہو جاتا تھا۔

(۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زمانہ کے مخالفین کے سامنے اسلام کی صداقت کے اظہار کے لئے مصلح موعود کی پیشگوئی بطور تحدی بیان کی تھی اور ان کے سامنے ایک زندہ نشان پیش فرمایا تھا۔ اور انہیں بھی اسی قسم کا نشان دکھانے کے لئے چیلنج کیا تھا اسلئے مصلح موعود کی پیدائش ان مخالفین کے زمانہ ہی میں ہونی لازمی تھی۔ اگر یہ پیشگوئی ان کے سامنے پوری نہ ہوتی تو آپ کی تحدی باطل جاتی اور ان کا اعتراض قائم رہتا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے اس پیشگوئی کے [illegible] قریب ہی آ جانے کے متعلق بار بار اعلان فرما کر انہیں متوجہ کر دیا تھا۔ اور وہ آپ کے مخاطب بھی تھے۔ اسی بارہ میں [illegible] لکھتے ہیں گویا بشیر اول کے بعد پیشگوئی کے مطابق [illegible] پیدا ہونے [illegible] کہ آپ سے [illegible] اسی طرح

مذکورہ ہر دو پہلوؤں سے اس کا مقام چوتھا ہی بنتا ہے۔ اگر شروع سے لڑکوں کی گنتی کی جائے تو بھی وہ چوتھے نمبر پر آتا ہے۔ اور اگر آخر سے گنتی کی جائے تو بھی اس کا نمبر چوتھا ہی بنتا ہے

(۷)

علاوہ ازیں مصلح موعود کی پیدائش کے متعلق ایک یہ بھی الہام تھا

"اے فخر رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدۂ ز راہِ دور آمدۂ"

اس شعر میں دیر آمدۂ از رہ دور آمدۂ کے مقابلہ میں قرب کا لفظ اور اس کے قرب تولد کی خبر دی گئی تھی۔ اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ اس کی پیدائش بائیبل اور احادیث کی سابقہ قدیم پیشگوئیوں کے مطابق سینکڑوں سالوں کی انتظار کے بعد اب جلد ہی ہونے والی ہے۔

(۸)

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی میں مصلح موعود کے متعلق یہ خبر دی گئی تھی۔ کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا چونکہ اس الہام میں بڑی وسعت تھی کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا [illegible] ... [illegible] غیر معمولی پہلو رکھتا تھا اس لئے اس کے مفہوم کے لحاظ سے اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ وہ اپنے سے پہلے تین لڑکوں یا بچوں کے بعد چوتھا ہوگا۔ چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام نے اس کے متعلق یہ تحریر فرمایا تھا کہ

"یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہ چوتھا لڑکا یا چوتھا بچہ ہوگا۔"

(تریاق القلوب ص۴۱)

آپؑ کے لڑکے مبارک احمد مرحوم کے متعلق بھی اس کے ہم معنی الہام ہوا تھا۔ سو وہ اپنے سے پہلوں کے بعد چوتھا لڑکا تھا۔ اور مصلح موعود نے مذکورہ الہام کے مطابق اپنے سے پہلوں کے بعد چوتھا لڑکا یا چوتھا بچہ ہونا تھا۔ سو ایسا ہی وقوع میں آگیا۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے ایک اور صورت میں محمود کو اس الہام کا مصداق قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

"دہلی میں میری شادی ہوئی اور خدا نے وہ لڑکا بھی دیا اور تین اور عطا کئے۔"

(تریاق القلوب ص۴۳)

(۹)

جب مخالفوں نے مصلح موعود کی پیدائش کی میعاد کا تقاضا کیا تو آپؑ نے دعا اور الہام کے بعد اس کی نو سالہ الہامی میعاد کی خبر دیتے ہوئے اعلان فرمایا:

"اب لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو جائے گا خواہ جلد ہو یا دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر اندر ضرور پیدا ہو جائے گا۔"

(اشتہار واجب الاظہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء)

اس اعلان میں اس کی پیدائش ۲۱ر مارچ ۱۸۹۵ء تک اٹل اور ضروری قرار دی گئی تھی۔ اسلئے وہ اس میعاد سے آگے نہیں پڑ سکتی تھی۔

اس میعاد کو آپ کے کسی الہام نے کبھی منسوخ نہیں کیا۔ اور معترضین کے وساوس کا قلع قمع کرتے ہوئے حسب ذیل تحریر شائع فرمائی۔

"تعصب اور کینہ کے سخت جنون نے کیسی ان کی عقل مار دی ہے نہیں دیکھتے کہ اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء میں صاف تولد فرزند موعود کے لئے نو برس کی میعاد لکھی گئی ہے اور اشتہار ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء میں کسی برس یا مہینے کا ذکر نہیں اور نہ اس میں یہ ذکر ہے جو نو برس اس کی میعاد لکھی گئی تھی اب وہ منسوخ ہو گئی"

(اشتہار محک اخیار و اشرار)

بعض لوگوں نے حق پوشی سے کام لیتے ہوئے یہ کہہ دیا ہے کہ یہ میعاد بشیر اول کے لئے تھی حالانکہ حضرت اقدس علیہ السلام نے اس کی وفات کے بعد بھی معترض کے جواب میں اسے دہرایا اور معترض کو جس نے آپؑ کے اشتہار سے عبارت کا صرف ایک حصہ نقل کر کے اعتراض کیا تھا یہ جواب دیا کہ

"اس عبارت کا اگلا فقرہ یعنی یہ دوسرا فقرہ کہ یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہو گا اس فقرہ کو اس نے عمداً نہیں لکھا۔ کیونکہ یہ اسکے مدعا کو مضر تھا اور اس کے خیال فاسد کو جڑ سے کاٹتا تھا۔"

(سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء حاشیہ ص۲)

پس یہ میعاد نو سال مصلح موعود ہی کے لئے تھی اور بشیر اول کی وفات کے بعد اس کے متعلق یاد دہانی کرائی گئی تھی۔

اسی طرح اس کے بعد بھی آپؑ نے اس میعاد کو اٹل قرار دیتے ہوئے یہ اعلان فرمایا:-

"وہ اگرچہ ابتک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

(سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

جب محمود کی پیدائش ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی آپ نے اس امر کا اظہار کرتے ہوئے کہ اگر یہ لڑکا مصلح موعود نہ ہوا تو پھر وہ آئندہ اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا یہ اعلان فرمایا:-

"اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جبتک اپنے وعدہ کو پورا نہ کر لے۔"

(حاشیہ اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء)

اس نو سالہ الہامی میعاد کو حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنے مختلف اشتہارات میں ۸-۹ دفعہ دہرایا ہے۔ پس جب یہ میعاد اپنی جگہ قائم رہی تو مصلح موعود کا اس کے اندر پیدا ہونا متعین ہو گیا۔

بعض نے تین کو چار کرنے والے فقرہ سے یہ استدلال کیا ہے کہ اس نے چوتھی صدی میں پیدا ہو کر تین صدیوں کو چار کرنا تھا۔ مگر یہ خیال سراسر فاسد ہے کیونکہ یہ فقرہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی میں آیا ہے اور خدا تعالیٰ نے نو سالہ الہامی میعاد اس کے بعد مقرر فرمائی ہے۔ جس کا ذکر آپؑ نے ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء والے اشتہار میں کیا ہے۔ خدا تعالیٰ بھول نہ گیا تھا بیشک اس فقرہ کی وسعت کی وجہ سے اس سے اس کے اوقات بھی مراد ہو سکتے ہیں مگر اس میں وہی اوقات مراد ہو سکتے ہیں جو نو سالہ الہامی میعاد کے خلاف نہ ہوں مثلاً اس سے پیشگوئی کے بعد چوتھا سال مراد ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اس نو سالہ الہامی میعاد کے اندر ہی رہتا ہے چنانچہ محمود کی پیدائش پیشگوئی کے بعد چوتھے سال یعنی ۱۸۸۹ء میں نو سال کے اندر ہوئی۔

پس یہ نو سالہ الہامی میعاد وسوسہ کنندگان کے تمام وساوس کا قلع قمع کر دیتی ہے یہ کہنا کہ اس کے لئے کوئی میعاد معین نہ کی گئی تھی۔ سراسر کتمان حق ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس نو سالہ الہامی میعاد کے اندر مصلح موعود کے پیدا ہو جانے کے بارہ میں آپؑ نے حسب ذیل اعلان فرمایا تھا۔

"میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارہ میں یہ بشارت ہے کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک یکم دسمبر ۱۸۸۸ء سے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدہ کا ٹلنا ممکن نہیں۔

یہ ہے عبارت سبز اشتہار کے صفحہ ۷ کی۔ جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور ... سترھویں سال میں ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۲۲۰)

پس معاملہ صاف ہے کہ اس کی پیدائش آپؑ کی کتاب "حقیقۃ الوحی" کی اشاعت سے قبل میعاد مقررہ کے اندر ہو چکی تھی۔ اور وہ زندہ موجود تھا۔ اور اس الہام کو پورا کرنے والا ہے اور وہ عمر پانے والا ہوگا۔

(۱۰)

حضرت اقدس علیہ السلام نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو الہاماً بتایا تھا کہ مصلح موعود تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ اور پھر ۸ر جون ۱۸۸۶ء کو تحریر فرمایا تھا کہ

"چار ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا .... ایک کشفی عالم میں مجھے چار پھل دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے تین تو آم کے تھے مگر ایک سبز رنگ کا بہت بڑا تھا وہ اس جہان کے پھلوں کے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ بات الہامی نہیں مگر میرے دل میں پڑا ہے کہ وہ پھل اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں وہ مبارک لڑکا ہے۔ کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہوتی ہے۔"

(۸ر جون ۱۸۸۶ء)

اس کے بعد ۱۸۹۱ء میں تحریر فرمایا کہ:-

"الہام یہ بتاتا تھا کہ چار لڑکے پیدا

ہوں پیدا ہونگے اور ایک کو ان میں سے ایک مرد خدا مسیح صفت الہام سے بیان کیا تھا سو خدا تعالیٰ کے فضل سے چار لڑکے پیدا ہوں ہوگئے۔

(تریاق القلوب ص۱۹ ۱۸۹۹ء)

اس عبارت نے یہ معین کر دیا کہ مصلح موعود آپ کے موجود الوقت چار صلبی لڑکوں میں سے ایک تھا اور یہ کہ وہ پیدا ہو چکا تھا۔

تیسری یا چوتھی صدی تک تو آپ کی اولاد سینکڑوں ہزاروں تک پہنچنے والی ہے نہ کہ صرف چار تک محدود رہنے والی ہے۔ کیونکہ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔

کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

نیز فرمایا۔ کہ

خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی۔ اس لحاظ سے تیسری یا چوتھی صدی تک ...

(۱۱)

(۱۱) وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا کہ ایک معنوں کی رو سے مصلح موعود کا جناب مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کی زندگی میں موجود ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ وہ احمدی نہ تھے۔ اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ مصلح موعود انہیں احمدی بنا کر تین احمدی بھائیوں کو چار کر دے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان کا احمدی ہونا مصلح موعود کے ہاتھ پر مقدر تھا۔ پس یہ کس طرح ممکن تھا کہ جناب مرزا سلطان احمد صاحب کی احمدیت تو مصلح موعود کی موجودگی کا تقاضا ان کی زندگی میں کرتی ہو۔ مگر وہ ان کے بعد کسی اور وقت میں پیدا ہو۔

(۱۲)

آنحضرت صلعم نے مسیح موعود کے متعلق فرمایا ہے کہ

یتزوج و یولد لہٗ

(مشکوٰۃ مجتبائی ص۴۸۰

باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس پیشگوئی میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسیح کو ایک پاک باطن اور اس کا نظیر بیٹا دے گا۔ وہ اس کا فرمانبردار ہوگا اور اللہ کے نیک بندوں میں سے ہوگا"

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۸)

پھر تحریر فرمایا۔

"یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمایت کرے گا۔ جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آ چکی ہے"

(حقیقۃ الوحی ص۳۱۲)

آنحضرت صلعم نے یولد سے قبل یتزوج بھی فرمایا ہے۔ اور یہ بیجا نہیں۔ یہ لفظ آپ نے اس غرض سے فرمایا تھا۔ کہ آپ یہ بتا دیں کہ وہ لڑکا آپ کی اس خاص بیوی سے ہوگا اگر وہ لڑکا مسیح موعود کے بعد آئندہ کسی دور کے زمانہ میں ہونا ہوتا تو یتزوج فرمانے کی ضرورت نہ تھی

(۱۳)

حضرت مسیح موعود کی ایک تحریر کے مطابق مصلح موعود کی پیدائش حضرت ام المؤمنین حضرت اماں جان بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے ضروری قرار دی گئی تھی۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اسلئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے"

(تریاق القلوب ص۶۵)

یہ عبارت حضرت اقدس علیہ السلام نے رسالہ الہامی میعاد کے بعد ۱۸۹۹ء میں تحریر فرمائی تھی جبکہ مصلح موعود کی پیدائش ہو چکی تھی۔ اس تحریر نے بھی نہ صرف اس کی پیدائش کا زمانہ معین کر دیا بلکہ اس بیوی کی بھی تعیین کر دی تھی۔

(۱۴)

(۱۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ کی بنیاد آپ کے دعویٰ مسیحیت کے وقت سے پڑی جو کہ ۱۸۹۱ء کا زمانہ ہے۔ گویا اس وقت آپ کے مقاصد کی تخم ریزی ہوئی۔ اور مذکورہ بالا تحریر میں آپ نے فرمایا کہ اس تخم ریزی کو بار آور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے اولاد عطا فرمائی ہے۔ جن میں سے وہ شخص بھی ہے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلائے گا۔ پس مصلح موعود کا اس تخم ریزی کے وقت ترقی سلسلہ کے لئے اور اسے زمین کے کناروں تک شہرت دینے کے لئے اس کی موجودگی ضروری تھی۔

(۱۵)

(۱۵) حضرت مسیح موعود کی تصنیف انجام آتھم ۱۸۹۶ء سے قبل آپ کے بیٹے محمود اور بشیر کی پیدائش آپ کے الہامات اور پیشگوئیوں کے ماتحت ہو چکی تھی۔ مگر ان کی پیدائش کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے متعلقہ سابقہ الہامات کو بعض مزید اضافہ کے ساتھ آپ پر نازل فرمایا۔ جنہیں آپ نے انجام آتھم ص۶۲ پر درج فرمایا ان الہامات کی الہامی ترتیب میں پہلے مصلح موعود سے متعلق الہام کو یوں درج کیا گیا ہے۔

انا نبشرک بغلام حلیم
مظہر الحق والعلا کان
اللہ نزل من السماء ہمہ
بہا لنوایل۔

اس کے بعد آپ کے بیٹے بشیر کے متعلق الہام اس طرح درج ہے۔

سیولد لک الولد و
یدنی منک الفضل
ان نوری قریب

بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں محمود کی پیدائش کے بعد مظہر الحق والعلا والا مصلح موعود سے متعلق الہام دوبارہ نازل ہونا بتلاتا ہے کہ اس کی پیدائش اس وقت نہ ہوئی تھی۔ مگر یہ ان کی غلطی ہے۔ اس صورت میں تو انہیں یہ بھی ماننا پڑے گا کہ دوبارہ الہام کی وجہ سے حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی بھی پیدائش انجام آتھم تک نہ ہوئی تھی۔ حالانکہ ان کی پیدائش اس کتاب سے قبل ۱۸۹۳ء میں ہو چکی تھی۔

پس الہامات کی یہ ترتیب بتاتی ہے کہ مصلح موعود کی پیدائش حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش سے قبل ہو چکی تھی۔ ورنہ ماننا پڑے گا کہ حضرت میاں صاحب کی پیدائش بھی اس وقت تک نہ ہوئی تھی جو خلاف واقعہ ہے۔ دراصل حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش کے بعد ان سے متعلق الہام مصلح موعود والے الہام کے ساتھ ملا کر دوبارہ نازل کرنا اس غرض سے تھا کہ یہ بتایا جاوے کہ مصلح موعود کی پیدائش ہو چکی ہے۔

(۱۶)

(۱۶) پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں آپ کے لڑکوں کی بیان شدہ ترتیب بھی مصلح موعود کے زمانہ کی تعیین کر رہی ہے۔ مصلح موعود کا ذکر بشیر اول اور مبارک کے ذکر کے درمیان فضل نام کے ساتھ ہوا ہے۔ پس مصلح موعود کا ذکر آپ کے لڑکے مبارک کے ذکر سے پہلے آنا بھی اس بات کی دلیل ہے۔ کہ اس کی پیدائش مبارک کی پیدائش سے متجاوز نہیں ہو سکتی۔ ورنہ الہامی ترتیب بیکار رہتی ہے۔ جس ترتیب سے ان کے متعلق پیشگوئی تھی اسی ترتیب سے ان کی پیدائش ضروری تھی۔ جب مبارک کی پیدائش ہو چکی تو مصلح موعود کی پیدائش کس طرح پیچھے رہ سکتی تھی۔

یہ یاد رہے کہ الہامات کی یہ ترتیب بھی جیسے کہ حضرت اقدس علیہ السلام تحریر فرمایا ہے الہامی ہے اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ بات اشد ترین دشمن کو بھی مسلم ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ حضرت اقدس نے فرمایا ہے۔ کہ یہ ایک ترتیب الہامی ہے۔ دراصل ان الہامی پیشگوئیوں کی یہ مختلف ترتیبیں صد درجہ پر حکمت اور معنی خیز ہیں"

(۱۷)

(۱۷) حضرت اقدس علیہ السلام کی ایک اور پیشگوئی نے یہ واضح کر رکھا تھا کہ مصلح موعود کا زمانہ ہجرت کے ساتھ مخلوط ہے اور وہ ہجرت کے زمانہ سے متاخر نہیں ہو سکتا وہ پیشگوئی حسب ذیل ہے۔

"انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے۔ لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے تھے"

(تذکرہ طبع اول ص۵۱۷)

پس تحریر میں آپ نے مثال دے کر اس امر کو واضح کر دیا تھا کہ جس طرح قیصر و کسریٰ کے خزانوں کے ملنے سے متعلق پیشگوئی حضرت عمرؓ خلیفہ ثانی کے زمانہ میں پوری ہوئی تھیں۔ اسی طرح یہاں ہجرت والی پیشگوئی آپ کے بعد آپ کے خلیفہ ثانی کے زمانہ میں پوری ہوگی۔

ادھر سبز اشتہار میں مصلح موعود کے چار ناموں میں سے جو تھا نام فضل عمر بتایا گیا تھا۔ پس یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ

ہے کہ جماعت کی ہجرت کا تعلق آپؑ کے خلیفہ ثانی کے ساتھ وابستہ رکھا گیا تھا جو کہ مصلح موعود و فضل عمر ہے۔ اور یہ ہجرت ۱۹۴۷ء میں آپؑ کے بیٹے فضل عمر خلیفہ ثانی کے ذریعہ سے ہوگئی۔ گویا مصلح موعود و فضل عمر کا تعلق ۱۹۴۷ء کے واقعات کے ساتھ

(۱۸)

(۱۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور کشف بھی ہے جو مصلح موعود کے وقت کی تعیین کر رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"کیا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن گیا ہوں یعنی خواب میں ایسا معلوم کرتا ہوں کہ وہی ہوں اور خواب کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ بعض اوقات ایک شخص اپنے تئیں دوسرا شخص خیال کرتا ہے سو اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ میں علی مرتضےٰ ہوں۔ اور ایسی صورت واقعہ ہے کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے۔ یعنی وہ گروہ میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے۔ اور اس میں فتنہ انداز ہے تب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں۔ اور شفقت اور تودد سے مجھے فرماتے ہیں کہ یا علی دعھم وانصارھم وزراعتھم یعنی اے علی ان سے اور ان کے مددگاروں اور ان کی کھیتی سے کنارہ کر اور ان کو چھوڑ دے اور ان سے منہ پھیر لے۔ اور میں نے پایا کہ اس فتنہ کے وقت صبر کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو فرماتے ہیں اور اعراض کے لئے تاکید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو ہی حق پر ہے مگر ان لوگوں سے ترک خطاب بہتر ہے"

(دسمبر ۱۸۹۲ء تذکرہ صفحہ ۲۱۱)

ادھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس لڑکے کی جانشین خلافت کے متعلق یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ
"مسیح موعود کی خاص خلافت میں سے یہ لکھا ہے کہ . . . .
. . . وہ بیوی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی . . . .
. . یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اسکی نسل میں سے ایک شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمایت کرے گا۔ جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آچکی ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۲)

خلافت کے متعلق جھگڑا خلافت ثانیہ کے متعلق ہوا۔ پس ۱۹۱۴ء میں خلافت کے متعلق پیدا ہونے والے جھگڑے کے وقت مصلح موعود کی موجودگی لازمی تھی۔ ان خبروں نے یہ تعیین کر رکھی تھی کہ وہ اس وقت موجود ہوگا۔ اور خدا اسے خلیفہ ثانی مقرر کرے گا۔ اس وقت کا ایک گروہ اس کی خلافت کا مزاحم بکر کھڑا ہو جائے گا۔

(۱۹)

(۱۹) کتاب شمس المعارف الکبریٰ حضرت امام احمد بن علی البونی کی کتاب ہے جو انہوں نے ۶۲۵ھ میں لکھی تھی اس میں انہوں نے حضرت امام یحیٰ بن عقب کی پیشگوئی درج کی ہے۔ جس میں امام مہدی کی آمد اور اس کے ساتھ اس کے خلفاء کا حال بطور پیشگوئی نظم میں لکھا ہے۔ اس میں امام مہدی کے خلیفہ دوم کا نام "محمود" بتایا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے ؎

ومحمود سیظھر بعد ھذا
ویملك الشام بلا قتال
وعند نامنه یوم عظیم
سیقتل فیه شبان الرجال

کہ امام مہدی کے بعد محمود ظاہر ہوگا۔ اور وہ روحانی طور پر بغیر ظاہری جنگ و جدال کے ملک شام کا مالک ہو جائے گا۔ اس کے زمانہ میں جنگ عظیم ہوگی جس میں بہت جوان فوجی مارے جائیں گے"

(شمس المعارف الکبریٰ صفحہ ۳۳۹ جلد ۳)

انہوں نے جنگ عظیم کا تعلق محمود یعنی خلیفہ ثانی سے بتایا ہے۔ یوم کے ایک معنی جنگ کے بھی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ یوم احزاب سے مراد جنگ احزاب ہے۔ ادھر سبز اشتہار میں مصلح موعود کا ایک نام محمود بتایا گیا ہے۔ جس کے صاف معنے یہ ہیں کہ مصلح موعود کا تعلق جنگ عظیم سے ہے۔ پیشگوئی میں صاف طور پر یہ بتایا گیا تھا کہ وہ جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ پس مصلح موعود کا جنگ عظیم کے وقت موجود ہونا ضروری تھا۔ اور یہ زمانہ ۱۹۱۴ء سے شروع ہوتا ہے۔ ادھر آپ ۱۹۱۴ء میں خلیفہ ثانی ہوئے ہیں اور آپ کی خلافت کے ساتھ ہی جلال الٰہی کا ظہور بڑے ہیبتناک رنگ میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے اس پیشگوئی کے مطابق ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم اس امر کا تقاضا کر رہی تھی کہ مصلح موعود و خلیفہ ثانی کے وجود میں

(۲۰)

(۲۰) حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی میں مصلح موعود کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار قرار دیا گیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں ؎

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

کہ جب احمد مہدی کا زمانہ بخیر و خوبی گذر جائے گا تو اس کا بیٹا اس کے بعد اس کی یادگار رہ جائے گا۔

اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے
"جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گذر جائے گا تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا یعنی مقدر یوں ہے کہ خدا تعالےٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دے گا جو اس کے نمونہ پر ہوگا۔ اور اس کے رنگ میں رنگین ہو جائے گا۔ اور وہ اس کے بعد اس کا یادگار ہوگا۔ یہ درحقیقت اس عاجز کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارہ میں کی گئی ہے"

(نشان آسمانی)

مصلح تبھی یادگار ہو سکتا تھا جبکہ وہ آپ کی زندگی میں موجود ہوتا۔ اور آپ کے عملی نمونہ کو دیکھتا اور آپ کے رنگ میں رنگین ہوتا اور اس طرح آپ کی خبر کے مطابق "حسن و احسان میں آپ کا نظیر ہوگا" بنتا۔ اور آپ کے بعد آپ کے مقاصد کو پورا کرنے کا موجب ہوتا۔ چنانچہ آپ دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ موت کے بعد میں تجھے حیات بخشوں گا اور فرمایا کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کے مقرب ہیں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں اور فرمایا کہ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا۔ پس میری اس دوبارہ زندگی سے مراد بھی میرے مقاصد کی زندگی ہے مگر کم ہیں وہ لوگ جو ان بھیدوں کو سمجھتے ہیں"

(فتح اسلام صفحہ ۱۰)

پس ان تحریرات سے ظاہر ہے کہ مصلح موعود وہ زمانہ پانے والا تھا اول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جس میں اس نے آپ کی صحبت سے آپ کے رنگ میں رنگین ہونا تھا دوم آپ کے بعد کا۔ یہ ظاہر ہے کہ آپ کا زمانہ پائے بغیر وہ آپ کی یادگار نہیں بن سکتا تھا۔ اور نہ آپ کے پیچھے رہ سکتا تھا۔ (باقی)

تصحیح

تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ میں چندہ دہندگان کے متعلق

مندرجہ ذیل احباب نے اپنے وعدوں کی سو فیصدی ادائیگی فرمادی ہوئی ہے۔ لیکن کتابت کی غلطی کی وجہ سے ان کے نام بقایاداران میں مورخہ ۴؍فروری ۶۰ء کے پرچہ بدر میں شائع ہو گئے۔ جس کا ہمیں افسوس ہے۔ مندرجہ ذیل احباب کے وعدوں اور ادائیگی کی تفصیل ان کی آگاہی کے لئے درج ذیل ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص میں اموال میں برکت دے۔ اور ہر حال میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام معطی	مقام	وعدہ	ادائیگی	بقایا
۱	مکرم محمد ظفر الاسلام صاحب	بمبئی	۱۰۰/-	۱۰۰/-	—
۲	" ڈاکٹر شمیم احمد صاحب	آرہ	۱۰۰/-	۱۰۰/-	—
۳	" مستری محمد اسمٰعیل صاحب درویش	قادیان	۱۰۰/-	۱۰۰/-	—
۴	" کریم خان صاحب	شموگہ	۱۰۰/-	۱۰۰/-	—
۵	" سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب غوری	یادگیر	۱۲۶/-	۱۲۶/-	—

ناظر بیت المال قادیان

مسیحی نفس ـــــ مصلح موعود

از مکرم مولوی سید محمد موسےٰ صاحب مبلغ مونگ ہی مائینز (بہار)

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی میں لکھا ہے کہ "وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دوسری جگہ اس پیشگوئی پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۶)

چنانچہ قرآنی آیات جو حضرت مسیح ناصری کے متعلق ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ الہامات جو حضرت مصلح موعود کے متعلق ہیں۔ اگر ان سب پر یکجائی نظر کی جائے۔ تو ان میں بہت سی تعجب خیز مشابہتیں پائی جاتی ہیں جن کی چند مثالیں درج ذیل کی جاتی ہیں

۱۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مریم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیدائش سے قبل مشرق کی جانب گئی ہوئی تھیں۔ جیسا کہ آیت کریمہ سے ظاہر ہے کہ "اذ انتبذت من اهلها مكاناً شرقياً" (مریم)

یعنی جب حضرت مریمؑ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مکان مشرقی کی طرف چلی گئیں تو وہاں حضرت مریمؑ کے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہنے لگا کہ میں خدا کی طرف سے ایک پیغامبر ہوں تاکہ تجھے ایک زکی غلام (پاک لڑکا) کی بشارت دوں۔ جیسا کہ قرآنی آیت ہے کہ "لاهب لك غلاماً زكياً" (مریم)

بعینہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان سے مشرق کی طرف سفر کر کے ضلع ہوشیارپور میں مقیم ہوئے تو وہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو انہیں الفاظ میں بشارت دی کہ

"تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

۲۔ حضرت مریم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیدائش سے قبل گوشہ نشینی اختیار کر کے اپنے لوگوں سے علیحدہ ہو گئیں اور یہاں تک علیحدگی اختیار کی کہ آپ کے پاس کوئی جا نہ سکتا تھا جیسا کہ آیت کریمہ میں اشارہ ملتا ہے کہ

"فاتخذت من دونهم حجاباً" (مریم)

اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے جب ہوشیارپور میں گوشہ نشینی اختیار کر کے چلہ کشی کرنی شروع کی تو آپ نے یہ حکم دے رکھا تھا کہ ان ایام میں میرے پاس کوئی نہ آئے۔ لہٰذا آپ کے پاس بھی کوئی جا نہ سکتا تھا

۳۔ حضرت مریمؑ انہیں دنوں میں کسی سے بات چیت نہ کرتی تھیں کیونکہ ان دنوں آپ کو خدائی فرمان تھا کہ آپ خاموش رہیں۔ جیسا کہ آیت کریمہ سے ظاہر ہے کہ:۔

"انی نذرت للرحمٰن صوماً فلن اكلم اليوم انسياً"۔

یعنی میں نے خدا کے لئے روزہ رکھا ہوا ہے۔ میں آج کسی سے بات نہ کروں گی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی چلہ کشی کے ایام میں بالکل خاموش رہے۔ اس عرصہ کو پوری توجہ کے ساتھ آپ نے خاص دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزارا۔

۴۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے کہ

"وكلمته القاها الى مريم وروح منه" (نساء)

یعنی وہ اللہ کا کلمہ ہے جو اس نے مریمؑ کو القا کیا اور اس کی طرف سے پاک روح تھا

حضرت مصلح موعود کی پیشگوئی میں بھی یہی الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک پر جاری ہوئے۔ یعنی "وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے ۔۔۔۔۔۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے"۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

۵۔ حضرت مسیح ناصریؑ کے متعلق رفع روحانی کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے کہ "انی متوفيك ورافعك الي ومطهرك" یعنی تیرے درجات کو بلند کرنے والا ہوں اور تجھ کو پاک صاف کرنے والا ہوں۔ (آل عمران)

حضرت مصلح موعود کے متعلق بھی پیشگوئی میں رفع روحانی کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ

وہ جلد جلد بڑھے گا اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا"۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

۶۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے آمد ثانی کے متعلق نزول کا لفظ احادیث میں متعدد جگہ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ

كيف انتم اذا نزل فيكم ابن مريم امامكم منكم

یعنی آنے والا وجود امت محمدیہ کا ہی ایک فرد ہوگا نہ کہ ظاہری آسمان سے اترے گا۔

حضرت مصلح موعود کی آمد کے متعلق بھی متعدد جگہ پیشگوئی میں نزول کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں۔

"جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا"۔

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

نیز حضور فرماتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ وہ آسمان سے آتا ہے گا اور [illegible] دین والوں کی راہ سیدھی کرے گا ۔۔۔۔۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء كان الله نزل من السماء۔ وہ آیا منتظر تھے جسکے دن رات کھل گیا معمہ روشن ہوئی بات

۷۔ حضرت مسیح ناصری کے دشمنوں نے آپ سے کہا تھا کہ

"كيف نكلم من كان في المهد صبياً" (مریم)

یعنی ہم ایک بچہ سے کیا کلام کریں

حضرت مسیح موعود کے دشمنوں نے بھی بالکل ایسے ہی الفاظ میں (جبکہ فرشتے آپ کو خلافت پر متمکن کر رہے تھے) کہا تھا کہ

"خواہ مخواہ ایک بچہ کو آگے کر کے جماعت کو تباہ و برباد کیا جا رہا ہے"۔

۸۔ حضرت مسیح ناصری کے ساتھ الٰہی وعدہ تھا کہ "وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة" (آل عمران)

یعنی تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک فضیلت دینے والا ہوں۔ حضرت مصلح موعود کو بھی یہی وعدہ دیا گیا۔ جیسا کہ آپ کو ایک دفعہ الہام ہوا کہ

"ان الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ فروری ۱۹۴۴ء)

یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھے گا۔

۹۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید میں آتا ہے کہ

"ولنجعله آية للناس ورحمة منا" (مریم)

یعنی ہم اپنے خاص فضل کے نتیجہ میں مسیحؑ کو لوگوں کے لئے ایک نشان بنائیں گے۔ اور اس کا وجود ہماری طرف سے مجسم رحمت قرار پائے گا۔

ادھر پیشگوئی دربارہ مصلح موعود میں بھی جو الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک پر جاری ہوئے وہ بھی اسی قسم کے ہیں کہ:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی ۔۔۔۔۔۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے"۔

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پھر اس نشان کی مزید تشریح کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے۔ جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

۱۰۔ جب حضرت مریم کو فرشتہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی بشارت دی تو ضمیر میں الٰہی فرمان کا ذکر بھی کر دیا کہ "وكان امراً مقضياً" یعنی ایسے بیٹے کے پیدا ہونے کا فیصلہ خدائی تقدیر اور اٹل فیصلہ تھا۔

اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے پیدائش کی حضرت مسیح موعود کو بشارت دی تو آخیر میں یہی الفاظ دہرائے گئے کہ

"وكان امراً مقضياً" یعنی یہ

ایک خدائی تقدیر ہے اور اٹل فیصلہ ہے۔ ایک لڑکا ضرور پیدا ہوکر رہے گا۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں کہ

"وہ اگرچہ اب تک جو ۲۲ دسمبر ۱۸۸۶ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

(سبز اشتہار ص۲)

؎ جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

۱۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حضرت مریمؑ کو یہ بھی بشارت دی گئی کہ وہ "وجیھاً فی الدنیا والاٰخرۃ و من المقربین" کا مصداق ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب مصلح موعود کی بشارت دی گئی تو ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا کہ

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ...... قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔"

۱۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح اس لئے بھی کہا گیا ہے کہ اس لفظ کے اندر سیر و سیاحت کا اشارہ پایا جاتا ہے۔ چنانچہ کشمیر کی طرف ہجرت کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام کی لمبی سیاحت ثابت ہے۔

اسی طرح حضرت امیر المومنین المصلح الموعود کی زبان مبارک پر بھی مسیح کا لفظ الہاماً جاری ہوا۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں کہ

"میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے کہ انا المسیح الموعود ومثیلہ وخلیفۃ۔"

(خطبہ جمعہ فروری ۱۹۴۴ء)

اور آپ نے بھی دمشق، شام اور یورپ وغیرہ کا لمبا سفر کیا۔

۱۳۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے جب اپنے ملک سے ہجرت کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کی والدہ حضرت مریمؑ کو چشموں والی پُرسکون اونچی جگہ پر پناہ دی۔ تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ وہ جگہ کشمیر تھی۔ آیت قرآنیہ میں ہے کہ

"واٰوینٰھما الیٰ ربوۃ ذاتِ قرارٍ ومعین"

ایسے ہی مشیت ایزدی کے ماتحت جب حضرت مصلح موعود نے اپنے وطن سے ہجرت کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کی والدہ محترمہ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک ایسی جگہ پر پناہ دینے کا انتظام فرمایا۔ جو اونچی اور پتھریلی جگہ بھی ہے اس کے دامن میں دریا بھی جاری ہے۔ نیز حضرت مصلح موعود کے قدم کی برکت سے وہاں میٹھے پانی کے چشمے بھی اُبل پڑے۔ جیسا کہ الہاماً آپ کو بتایا بھی گیا ؎

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہا دیا

(الفضل ۸ر اگست ۱۹۴۹ء)

یہ وہی ربوہ ہے جو آجکل شہرہ آفاق بنا ہوا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

غرضیکہ اور بھی متعدد مشابہت مصلح موعود کی حضرت مسیح ناصریؑ سے ہیں مگر مضمون کی طوالت کے خوف سے انہی چند باتوں پر اکتفا کی جاتی ہے۔ وہ آنے والا آگیا اور بڑی شان کے ساتھ آیا۔ اس کے لئے زمانہ بے تابی سے انتظار کر رہا تھا۔ اور حضرت مسیح ناصری کی پیشگوئی کے ماتحت کہ

"آنے والے دُولہا کا انتظار کنواریاں کر رہی ہیں۔"

جیسا کہ حضرت مصلح موعود نے بھی اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے کہ

"انیس سو سال سے کنواریاں میرا انتظار کر رہی تھیں ...... وہ درحقیقت حضرت عیسیٰؑ کی ایک پیشگوئی ہے جس کا ذکر انجیل میں آتا ہے حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں:
"جب دوبارہ میں دنیا میں آؤں گا تو بعض قومیں مجھے مان لیں گی اور بعض قومیں انکار کر دیں گی۔"" (خطبہ جمعہ)

پس مبارک ہے وہ جو وقت کی نزاکت کو پہچانتا ہے اور اس کے مناسب حال اپنے اندر تبدیلی پیدا کرتا ہے! ! و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

درخواست ہائے دعا

تمام احباب جماعت و درویشان کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ میرے لڑکے عزیز احمد خان صادق احمد خاں کے روزگار، صحت و تندرستی کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۔ میرے پوتے فاروق احمد طاہر اور نسیم احمد کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و تندرستی عطا کرے اور نیک متقی اور صالح بنائے۔ آمین۔

۳۔ میری اپنی صحت عموماً خراب رہتی ہے میرے لئے بھی دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ میری تمام مشکلات کو دور کرے۔

۴۔ میرا تیسرا لڑکا ناصر احمد ۔۔۔ مجھ سے بہت دور ملٹری میں ملازم ہے وہ بہت بیمار رہا ہے مگر اب اللہ کے فضل سے آرام ہے لیکن ابھی کمزور بہت ہے۔ اس کے لئے بھی التجا ہے۔ کہ اس کی صحت تندرستی، ترقی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار بیگم غلام محمد ۔۔۔ جماعت

۵۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ چند دنوں سے علیل ہیں احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔ ۔۔۔
خاکسار لطف الرحمٰن خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ ۔۔۔

ملک بشارت احمد صاحب ابن محترم جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل کی وفات پر

احباب جماعت کی طرف سے اظہار تعزیت

قادیان ۱۵ر فروری۔ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل کے بیٹے ملک بشارت احمد صاحب کی حسرت ناک وفات پر موصوف کے نام حسب ذیل احباب کی طرف سے مفصلہ ذیل مزید تعزیتی تاریں موصول ہوئی ہیں:۔

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اظہار تعزیت

"بشارت احمد کی افسوسناک وفات کا بہت صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کی روح پر رحمت برسائے۔ آمین۔"

۲۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔
حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کے لڑکے کی وفات پر اظہار تعزیت فرماتے ہیں۔

۳۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ لاہور
میری دلی تعزیت قبول فرمائیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۴۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ لاہور
بشارت احمد کی وفات باعث صدمہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۴۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
وفات پر بہت صدمہ ہوا خدا تعالیٰ بشارت احمد صاحب کی روح کو دارالامن میں جگہ دے (آمین)

۵۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ربوہ
پیارے بشارت احمد صاحب کی وفات پر بہت صدمہ ہوا اللہ تعالیٰ ان پر ہمیشہ کی رحمت نازل فرمائے اور صدمہ رسیدہ والدین کو صبر عطا فرمائے آمین۔

۶۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
بشارت احمد کی افسوسناک وفات پر دلی اظہار تعزیت۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۷۔ محترم مرزا منیر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ
بشارت احمد صاحب کی وفات کا بہت صدمہ ہوا۔ دلی تعزیت قبول فرمائیں۔

۸۔ محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب و صاحبزادی سیدہ امۃ الرشید صاحبہ
بشارت احمد صاحب کی وفات سے بہت دکھ ہوا دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

۹۔ جناب قاضی عبدالرحمان صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ
بشارت احمد صاحب کی افسوسناک اچانک بے وقت موت پر دلی ہمدردی قبول فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کی روح کو دارالقرار میں جگہ دے۔ آمین۔

۱۰۔ احمدی اینڈ کو سٹ بہجان پور
وفات کا صدمہ ہوا دلی تعزیت قبول فرمائیں۔

۱۱۔ مکرم فاروق احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ اور محترمہ مبارکہ صاحبہ شاہجہانپور
بشارت احمد صاحب کی افسوسناک وفات پر گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

۱۲۔ جناب ملک عمر علی صاحب کھوکھر رئیس ملتان
بشارت احمد صاحب کی وفات کا بہت افسوس ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے قرارداد تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا یہ اجلاس مکرم و محترم جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کے فرزند مکرم بشارت احمد صاحب کی وفات پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے فضل و کرم سے جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور حضرت مولوی صاحب اور دیگر واحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار محمد صدیق شاکر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور۔

۲۳

۲۴ ۔۔۔ احباب جماعت سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ ازراہ کرم میری روحانی جسمانی اور مالی تکالیف کے رفع ہونے اور میری بچوں کے صحتیاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد علی شاہ ۔۔۔

مصلح موعود ایدہ اللہ الودود

بقیہ صفحہ ۴

وہ مسلمان جس کا ڈھانچہ صرف سیاسی دماغ نے تیار کیا ہے۔ یا وہ سیمیت اور بندہ ازم جس کی حیات ثانیہ کا راز اسلام کی موت میں مضمر ہے۔ وہ یہ بھید کیا پاتی انہیں اسلام کے تعمیر روحانیت کی بنیاد سیاسی اسباب پہ نظر آتی تھی۔ اور جب مسلمان سیاسی اقتدار کے تخت سے اُتارا گیا تو ان کے نزدیک اسلام کا روحانی قصر بھی مسمار ہو گیا۔

فرزند دلبند گرامی ارجمند | ہوشیارپور کی دریافت

جس میں آپ کو ایک فرزند دلبند گرامی ارجمند کی بشارت دی گئی یہ ایک عطیہ تھا۔ جو آپ کو غار حرا والی خلوت میں دیا گیا۔ ایک حقیقت تھی جو مخلوق خدا کو سمجھائی گئی۔ شکست و فتح۔ عروج و زوال اور غربت و امارت کا ایک نکتہ تھا جو دنیا کو بتلایا گیا۔ جس طرح ایک چنگاری سے آگ روشن کی جاتی ہے اسی طرح ایک مرد عارف لاکھوں دلوں میں زندگی اور عشق و محبت کو گرمی پیدا کر سکتا ہے

ضرورت مصلح موعود | مسیح پاک کی بعثت نبیِ صادق کی آمد

تھی۔ پاکیزہ کرنوں نے حقیقت کے چہرے سے نقاب سرکائی۔ ایک حسن سراپا افق عالم پر جلوہ گر ہوا۔ مگر وہ دلبند کے منہ اسے جو اذاں کی میٹھی میٹھی آواز سے بیدار نہ ہو سکے انہیں ایک "گُھن گرج" کی ضرورت تھی۔ اور تاریکی کا وہ گوشہ جو طلوع آفتاب کی کرنوں سے روشن نہ ہو سکا۔ اسے ایک آفتاب نصف النہار کی حاجت تھی۔ خدا کا یہ ارشاد کہ "نور آتا ہے نور" اور کان اللہ نزل من السماء اسی کتاب ہدایت کا تتمہ تھا۔

اسیروں کا رستگار | مسلمان جو سیاسی افکار کے مارے نیم جاں ہو

رہا تھا۔ مدرسہ ہو یا خانقاہ ہر جگہ سیاسی موت پہ ماتم سرائی ہو رہی تھی۔ مذہبی تنظیم ہو یا ملی جمعیت کیبنٹ نادم سے صرف سیاسی سانحہ پہ قرار داد تعزیت پاس کی جاتی تھی یہ خود ایک زبردست قرینہ تھا جو مسلمانوں کے ذہنی ماحول پر چھا گئی تھا اور ایک کمزوری تھی جو ان کے قومی کیریکٹر میں اُبھر آئی تھی۔ وہ جو سیاسی انحطاط کے بعد استبداد اور ہلاکت کی طرف مائل ہو گئے تھے وہ قرار دہی قابل رحم و محتاج اصلاح تھے۔ ضرورت تھی یہ انداز فکر بدلنے، امت کو ان عوارض سے نجات دلانے کی۔ مصلح موعود کی شان میں یہ جو کہا گیا کہ وہ "اسیروں کی رستگاری کا باعث ہوگا" اسی زبردست انقلاب کی نشاندہی کر رہا تھا۔ آج امت کو اس مرض سے بہت کچھ نجات مل چکی ہے۔ ہر تنظیم و جمعیت کے منشور میں تبدیلی آ چکی ہے سیاست کی جگہ مذہب اخلاق اور روحانیت لے رہی ہے۔ آخر یہ کس ساقی کا فیض عام ہے۔

اب انہیں بھی یہ خیال آ رہا ہے کہ عوارض امت کا علاج غار حرا کی توجہ و ریاضت میں ہے۔ ہنگامہ جنگ و جدال میں نہیں۔ اسی منصب کا اعلان فرمان مظہر الحق والعلا میں کیا گیا ہے۔

کرامت ہوشیارپور | ہوشیارپور کا چلہ کرامت کا ایک نشان

تھا۔ ایک حجت قاطع و برہان ساطع۔ فکر روحانی کی ایک جلوہ گاہ تدبیر ربانی کا ایک حسین منظر، قضا و قدر کی کار فرمائی کا ایک ظہور اور مشیت یزدانی کے اثر و نفوذ کی ایک دلیل۔ اہل اللہ اس دنیا کی رسم و رواج زندہ کرنے نہیں آتے۔ بلکہ وہ ایک ایسا خوشگوار معاشرہ قائم کرتے ہیں۔ جو ان دنیوی کیفیات سے آزاد ہو۔ وہ رضاء الٰہی کے عطر سے ممسوح کیا جاتا ہے اس کی نظر حقیقت بیں ہوتی ہے۔ وہ ہر تغیر میں علت العلل کی تلاش کرتا ہے۔ وہ ظاہری و باطنی علوم سے معمور ہوتا ہے۔ مصلح موعود کی بشارت اسی صالح معاشرہ کے قیام کا ایک مژدہ تھا۔ وہ نصب العین جس کی طرف حضرت مسیح پاک کی بعثت اشارہ کرتی ہے۔ وہ ایک مثالی نظریہ ہے ہمیں اس "ہدف زندگی" تک پہونچنے کے لئے بہت سے خداداد رہنماؤں کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موت یعنی ایک نبی کی موت جو ہمیشہ بے وقت کی موت سمجھی گئی ہے۔ اور پھر وہ پالیسی جو آپ نے کتاب و سنت سے مرتب کی۔ کیا اسے پروان چڑھانے کے لئے مستقبل بعید کا انتظار کیا جاتا؟ اے میرے نادان دوست! آج اس میں رخنہ ڈالنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ نظر جو تحریر شیت پڑھنا جانتی تھی اس نے صحیفہ تقدیر میں یہ دیکھا کہ

"میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے"

اگر وہ مجسم قدرت آ گیا تو کیا بگڑ گیا کیا اسلام کو ابوبکرؓ کے بعد عمرؓ کی ضرورت نہیں تھی۔ اور کیا آج احمدیت کو نور الدینؓ کے بعد "فضل عمر" کی ضرورت نہیں۔ مسئلہ خلافت۔ فتنہ احرار۔ ہنگامہ ۱۹۵۳ء کیا ایسا حادثہ ہے جب ہم ایک خداداد رہبر کے محتاج نہیں تھے۔ پھر وہ درخت جس کی تخم ریزی مسیح پاک نے کی۔ کیا اسے بار آور بنانے کے لئے ہمیں خداداد علم و حکمت کی ضرورت نہیں تھی؟ آج کون ہے جو جماعت احمدیہ میں اس منصب جلیل پر فائز ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہو سوا اس ایک وجود کے جس پر اپنوں نے بھی ملامت کے تیر برسائے اور غیروں نے بھی۔ ہم سنا بوں میں "اہل بیت" سے محبت و نفرت کی روایات پڑھتے آ رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی باطل کی ایک سنت ہے کہ وہ ہمیشہ معرکۂ کربلا بپا کرنا چاہتا ہے۔

مگر ہم آج اس "قدرت ثانیہ" کے دربار میں اپنی عقیدت کے پھول پیش کرتے ہیں اسے وہ کہ جس کو خدا نے اس زمانے میں ہماری رہنمائی کے لئے منتخب کیا، ہو پر سلامتی ہو۔ اسے وہ کہ جس نے بارہا ہماری صحت و تندرستی کے لئے دعائیں کیں خدا انہیں صحت و تندرستی دے۔ اسے کہ وہ کہ جس نے بارہا ہماری مشکلات حل کرنے کی کوششیں کیں۔ خدا ان کی مشکلات حل کرے۔

دنیا کے کناروں تک شہرت | آپ کے ظہور کی شان کہ "وہ

دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا" اس شہرت سے ہم غلاموں نے بھی حصہ پایا۔ غلام آقا سے جدا نہیں ہو سکتا اور آقا کی سیرت غلاموں کے ذکر سے خالی نہیں ہو سکتی۔ اسے وہ کہ جس نے ہمیں بھی اقصار عالم میں نیک نام کیا۔ خدا اُنہیں شہرت و نیکنامی کے افق پر پہنچائے۔ تو میں اس اس سے بابرکت ہوں۔ اور اس سے پیشتر کہ وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے مُردے زندہ ہو گئے ہوں اور زمانہ میں دور برکات کا نزول ہو گیا ہو۔ آمین۔

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ ماہ فروری ۱۹۶۰ء میں ختم ہے

۱۰۷۸۔ مکرمی میاں محمد شفیع صاحب وہرہ کلکتہ ۳۰

۱۰۰۸۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ

۱۰۶۰۔ سید عبد الہادی صاحب اورنگ آباد

۱۰۷۳۔ بیگم صاحبہ سیٹھ معین الدین صاحب حیدرآباد

۱۲۴۳۔ مکرم سیٹھ محمد معظم صاحب معین الدین ”

۱۲۶۳۔ احمد صاحب ایم اے فاضل دیوبند لکھنؤ

۱۳۳۲۔ ایم ابراہیم صاحب چینگا ڈی

۱۳۴۴۔ منور علی خاں صاحب اینگل

۱۳۴۵۔ مسٹر ایم۔ دائی ندیم صاحب بیرونی

۱۸۶۴۔ سید عبد الرزاق صاحب بیکا پور بھر

۱۸۶۵۔ ایں زین العابدین صاحب سونپ

۱۸۶۸۔ رحمت اللہ خاں صاحب گوری یادگیر

۱۸۷۱۔ محمد سلیمان صاحب دہلی

۱۸۷۲۔ خورشید احمد صاحب یادگیر

۱۸۷۳۔ محمد غوث خاں صاحب ٹیکنگلور

۱۸۷۴۔ محمد اسمٰعیل صاحب شموگہ

۱۸۷۵۔ قاضی سید احمد صاحب سورب

۱۸۷۶۔ ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی سکول شموگہ

۱۸۷۷۔ خواجہ عبد الرحیم صاحب سٹیشن ماسٹر شموگہ

۱۸۷۸۔ مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب ترکہ پورہ کشمیر

۱۵۵۴۔ منظور حسین صاحب دائی پیرہ

۱۸۸۱۔ چوہدری محمود احمد صاحب کلکتہ ۳۹

۱۸۸۲۔ اے ایم انصاری صاحب درگاوں

۱۰۰۶۔ مومن حسین صاحب چنتہ کنٹہ

۱۰۴۰۔ یو محمد صاحب ولیتھ دیسی ٹانی چری

۱۲۱۶۔ ایم۔ یو عبید اللہ صاحب بھبنیشور

۱۲۴۳۔ سید نصیر الدین صاحب پٹنہ

۱۲۶۲۔ محمد شمس الحق صاحب پنگال

۱۷۵۹۔ سید حسام الدین صاحب گوربھی سونگڑہ

۱۰۹۹۔ قاضی حکیم الدین صاحب علی پور کیڑہ

۲۲۷۷۔ ایس۔ اے صالح صاحب کٹک

۱۰۲۴۔ خواجہ غلام محمد صاحب بانڈی پورہ

۱۹۳۶۔ عطاء الرحمٰن صاحب موسیٰ بنی مائینز

۱۹۳۷۔ منور احمد خاں صاحب صالح نگر

۱۹۴۱۔ محمد خاں صاحب موسیٰ بنی مائینز

۱۴۰۳۔ محمد لطیف الرحمٰن صاحب چود کولات

وعدہ جات تحریک جدید بھجوانے کی آخری تاریخ

۲۸ر فروری

مجاہدین تحریک جدید کو اس امر سے اطلاع ہے کہ دفتر اول سال ۲۶ اور دفتر دوم سال ۱۶ کے وعدہ جات کی آخری تاریخ ۲۸ر فروری ہے۔ لیکن ابھی تک بہت سے احباب اور جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات موصول نہیں ہوئے۔

ان حالات میں جملہ مبلغین کرام اور صدر صاحبان اور عہدیداران مال کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے حلقہ اور مقامی جماعتوں کے وعدہ جات جلد از جلد ارسال فرمادیں تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں برائے دعا پیش کئے جا سکیں اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نتیجہ امتحان رسالہ "برکات الدعا"

نظارت تعلیم و تربیت قادیان کے زیر اہتمام مورخہ ۲۲ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف برکات الدعا کے امتحان کا انتظام کیا گیا۔ جس میں جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو شرکت کی دعوت دی گئی۔ الحمدللہ کہ احباب نے اس امتحان میں خاص دلچسپی لی۔ ذیل میں اس امتحان میں کامیاب ہونے والوں کے اسماء درج کئے جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ نمبر لینی ۸۰ مکرم غوث معین الدین صاحب ساکن حیدرآباد نے حاصل کر کے اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ دوسرے نمبر پر عزیزم محمد عمر صاحب مالاباری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے ۷۸ اور تیسرے نمبر پر محترمہ مقبول بیگم صاحبہ بی۔اے بنت مکرم محمد عبدالحی صاحب نے ۷۷ نمبر حاصل کئے۔ اللہ تعالیٰ نے سب کی کامیابی کو دینی اور دنیوی پہلوؤں سے موجب برکت و فضل بنائے۔ اور ان کے اخلاص میں برکت ڈالے۔ آمین۔

نائب ناظر تعلیم و تربیت قادیان

جماعت احمدیہ قادیان

مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش — ۴۲

〃 بشیر الدین صاحب سونگھڑوی متعلم مدرسہ احمدیہ — ۶۴

〃 عبدالعزیز صاحب 〃 〃	۴۳
〃 انوار الحسن صاحب 〃 〃	۵۴
〃 اشرف علی صاحب 〃 〃	۵۷
〃 شہادت حسین صاحب 〃	۶۰
〃 محمد عمر صاحب مالاباری 〃	۷۸ دوم
〃 بشارت احمد صاحب 〃 〃	۴۳
〃 عبداللطیف صاحب ملکانہ 〃	۶۷
〃 ایم کے محمد بشیر صاحب 〃 〃	۶۸
〃 بشیر احمد صاحب طاہر 〃 〃	۴۴
〃 عبدالسلام صاحب مالاباری 〃 〃	۲۳

جماعت احمدیہ شموگہ

مکرم اختر حسین صاحب	۳۳
〃 سید عبدالقادر صاحب	۴۵
〃 سید نذیر احمد صاحب	۳۴
〃 سید حبیب صادق صاحب	۴۲

جماعت احمدیہ مدراس

مکرم سید احمد حسن صاحب	۵۵
〃 محمد عنایت اللہ صاحب	۲۸
〃 ناجد احمد صاحب	۴۷
مکرمہ النفر بیگم صاحبہ	۳۸

جماعت احمدیہ کرنول

مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ	۷۰

جماعت احمدیہ یادگیر

مکرم عبدالعظیم صاحب گلبرگہ	۴۷
〃 محمود احمد صاحب 〃	۳۶
〃 بشیر الدین احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ	۴۷
〃 مقبول احمد صاحب	۴۸

جماعت احمدیہ سونگھڑہ

مکرم سید ریاض الدین صاحب	۴۶
محترمہ سیدہ ناصرہ خاتون صاحبہ	۴۶
〃 سیدہ حافظہ خاتون صاحبہ	۴۶
〃 سیدہ امۃ القیوم صاحبہ	۵۷

جماعت احمدیہ چودوار

مکرم فضل الرحمٰن صاحب	۴۸
〃 لطف الرحمٰن صاحب	۲۴
〃 شمس الحق صاحب	۳۸

جماعت احمدیہ حیدرآباد

مکرم محمد صادق صاحب چنتہ کنٹہ	۴۴
〃 شمس الدین صاحب	۶۶
〃 میر احمد عارف صاحب	۶۸
〃 خواجہ صاحب مچھلی بندری	۶۲
〃 غوث معین الدین صاحب	۸۰ اول
〃 عبدالحکیم صاحب	۵۰
〃 مجتبیٰ حسین صاحب	۳۴
〃 عبدالقیوم صاحب	۶۶
〃 محمد عطاء اللہ صاحب	۴۰
〃 سید مشتاق احمد صاحب	۵۷
〃 محمد حمید اللہ صاحب	۳۶
〃 خلیل جی صاحب مچھلی بندری	۶۸
〃 محمد رفعت اللہ صاحب	۶۵
〃 محمد اسحاق صاحب تنویر	۶۴
محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ	۵۴
〃 مقبول بیگم صاحبہ بی۔اے	۷۷ سوم
〃 زیب النساء بیگم صاحبہ	۵۸

فہرست وصولی درویش فنڈ و اعلان دعا

جن احباب کی طرف سے ماہ جنوری ۱۹۶۰ء میں درویش فنڈ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں موصول ہوئی ہیں۔ ان کی اسم وار فہرست ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کے کاروبار اور خاندانوں میں برکت ڈالے اور مزید قربانیوں کا موقعہ عطا فرماوے۔ آمین۔ اور ان احباب کو بھی نیک کاموں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے جو تا حال کسی مجبوری کے باعث اس تحریک میں حصہ نہ لے سکے ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب چنتہ کنٹہ	۵۰۰/-
〃 اے سلیمان صاحب پینگاڈی	۵/-
〃 پی احمد صاحب 〃	۱/-
صادق ایجنسی 〃	۲/-
〃 سید انوار الحق صاحب کٹک	۴/-
〃 شیخ طاہر الدین صاحب کیرنگ	۲/-
〃 سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ	۳۸/-
〃 〃 محمد یوسف صاحب بانی 〃	۸۰/-
〃 ڈاکٹر عطر الدین صاحب درویش قادیان	۱۰/-
〃 محمد عثمان صاحب نیر دہلی	۲۹/۱۱/-
〃 ڈاکٹر شمیم احمد صاحب آرہ	۱۰/-
〃 عبدالقادر صاحب موگرال	۳/-
〃 محمد خلیل صاحب حیدرآباد	۵/-
〃 یعقوب خان صاحب موسی بنی مائنز	۲/-
〃 پی احمد صاحب مرکرہ	۱۰/-
〃 محمد حنیف صاحب کراچی	۱۰/-
مکرم مختار احمد صاحب ایاز افریقہ	۸/-
〃 حکیم الدین صاحب علاپور کھیڑہ	۲/-
مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ دلوورگ	۳/-
〃 جی بی بی صاحبہ کیرنگ	۵/-
اہلیہ صاحبہ نصیر الدین صاحب بیگو سرائے	۲/-
مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد	۱۰/-
〃 〃 علی محمد الہ دین صاحب 〃	۲/-
〃 〃 فاضل الہ دین صاحب 〃	۱/-
〃 〃 یوسف احمد الہ دین صاحب 〃	۲/-
جماعت احمدیہ کٹک	۴/-
〃 〃 پنڈمبرا	۶/۵۲
〃 〃 شموگہ	۱۵/-
〃 〃 یادگیر	۵/-
〃 〃 دہلی	۵/-
〃 〃 کانپور	۱۲/-

درخواستِ دعا اور اظہار تشکر

بتاریخ ۵ر فروری ۱۹۶۰ء مکرم مظہر احمد صاحب پال سیکرٹری مال کراچی کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان دار المسیح کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالح اور دین کی خادمہ بنائے۔ اور محترم پال صاحب موصوف کی صحت، عمر اور کاروبار میں برکت دے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اس خوشی میں موصوف نے مبلغ ۱۰/- روپے مساجد فنڈ، ۱۰/- روپے شکرانہ فنڈ، ۵/- روپے اعانت بدر اور مبلغ ۱۰/- روپے درویش فنڈ میں عطا فرمائے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی۔

۲۹ رمضان المبارک کو دعائیہ فہرست

جملہ مجاہدین تحریک جدید کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۳۰ر مارچ تک چندہ تحریک جدید سو فی صدی ادا کرنے والوں کی فہرست سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ۲۹ر رمضان المبارک کو بغرض دعا پیش کی جائے گی۔

اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنا وعدہ تحریک جدید جلد از جلد ادا کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی حاصل کرتے ہوئے اپنے آپ کو خصوصی دعاؤں کا مستحق بنائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) عرصہ پانچ سال ہوا میرے بڑے بھائی صاحب کے منہ میں ایک زخم ہو گیا تھا جو بعد میں ٹھیک ہو گیا مگر اب اچانک یہ عارضہ عود کر آیا ہے موصوف کو اس سے بہت تکلیف ہے کھانا پینا مشکل ہو گیا ہے۔ محترم والد صاحب کو بھی اس کی بڑی پریشانی ہے اسلئے احباب جماعت سے بھائی صاحب کی کامل شفایابی اور والد بزرگوار کی مصائب و پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میرے چچا جان بھی سخت بیمار ہیں ان کی شفایابی اور دیگر پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار سید بشیر الدین احمد کٹکی متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

نمبر ۱۲۲۲۷ منکہ میر عبد المجید ولد میر عبد العزیز مرحوم قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۱/۲ ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یاڑی پورہ ڈاکخانہ یاڑی پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ر ماہ مارچ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے (۱) ۳ ۳/۴ کنال زمین آبی اوّل (۲) سہ کشتی مکان ایک دو منزلہ خام خس پوش (۳) اور ایک طبیلہ یا مویشی (خام) (۴) ایک کوٹھار چوبی (۵) ایک دوکان دو منزلہ خام (۶) ایک دکان چوبی۔ مذکورہ بالا جائداد تین بھائیوں میں مشترک ہے جس کی قیمت موجودہ وقت کے لحاظ سے تقریباً ساڑھے چار ہزار روپیہ ہوگی۔ اس جائداد میں راقم تیسرے حصے کا مالک ہے۔ اپنے حصے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ -/۷۵ روپیہ (پچہتر) ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کسی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط تحریر بتاریخ ۸ر ماہ مارچ ۱۹۵۹ء۔ العبد موصی میر عبد المجید بقلم خود۔ گواہ شد حکیم میر غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ یاڑی پورہ۔ گواہ شد میر غلام رسول احمدی موصی یاڑی پورہ بقلم خود۔

نمبر ۱۲۲۲۶ منکہ محمد رمضان راتھر ولد محمد صابر قوم مسلمان پیشہ زمینداری عمر پچیس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن بالسو ڈاکخانہ یاڑی پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۳/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) آبی اول ۲۸ کنال (۲) درخت بالتقریباً ۶۰ عدد (۳) کوٹھار چوبی ایک عدد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

نوٹ (۱) آبی اول = ۲۸ کنال کی قیمت موجودہ وقت کے لحاظ سے -/۸۰۰ روپیہ ہے

(۲) درخت ۶۰ عدد کی قیمت موجودہ " " " -/۵۰ " " "

(۳) کوٹھار چوبی ایک عدد " " " " -/۱۰۰ " " "

کل میزان -/۹۵۰ روپیہ ہے

(۲) اس کے علاوہ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ فقط تحریر بتاریخ ۲۲ر ماہ مارچ ۱۹۵۹ء

العبد موصی رمضان راتھر گواہ شد فضل الرحمن خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ یاڑی پورہ۔ گواہ شد حکیم میر غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ یاڑی پورہ کشمیر

نمبر ۱۲۲۲۸ منکہ مقصودہ بیگم زوجہ میر عبد المجید قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یاڑی پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ ۸ر ماہ مارچ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

تفصیل جائداد۔ (۱) زیورات نقرئی تقریباً ۱۵ تولے قیمتی دو سو پچیس روپے (۲) حق مہر مبلغ سو روپیہ جو ابھی بذمہ شوہر ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ راقم حصہ جائداد سالانہ مبلغ پانچ روپیہ ادا کرتی رہے گی۔ ۸ر مارچ ۱۹۵۹ء

الامۃ مقصودہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد میر عبد المجید بقلم خود شوہر موصیہ ساکنہ یاڑی پورہ کولگام کشمیر۔ گواہ شد حکیم میر غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ یاڑی پورہ کشمیر۔

علی پور کھیڑہ میں چار کامیاب تبلیغی جلسے

علی پور کھیڑہ ــــ مبلغ سلسلہ مکرم مولوی عبد الحق صاحب متعین راکھی جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے بعد واپسی کے موقع پر یہاں تشریف لائے۔ موصوف کی آمد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مقامی غیر احمدی دوستوں کی خواہش پر ان کی تقاریر کا اہتمام کیا گیا۔ جو بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہیں۔

پہلا جلسہ بتاریخ یکم جنوری محلہ پٹھانان میں بوقت نو بجے شب منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی صاحب موصوف نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے حضور کی سیرت طیبہ کے ایمان افروز واقعات پر روشنی ڈالی۔ یہ مبارک جلسہ ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔

دوسرا جلسہ اسی جگہ پر دوسرے روز اسی وقت منعقد ہوا۔ جس میں موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت آسمانی نشانات اور ضرورت زمانہ کے ذریعہ ثابت کرتے ہوئے مسیح موعود اور امام مہدی کے ذریعہ اسلام کی ترقی کا ہونا قرآن و حدیث سے ثابت کیا۔ اس عرصہ میں تمام سامعین پوری توجہ سے تقریر سنتے رہے۔

تیسرا جلسہ مورخہ ۳ر جنوری کو اسی وقت تیسرا جلسہ منعقد تھا۔ جس میں مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ تعلیم اور نظام جماعت احمدیہ اور ترقی سلسلہ اور دنیا کے کناروں تک تبلیغ اسلام کے محکم انتظام کو تفصیلاً پیش کیا۔ غیر احمدی سامعین تقریر سے متاثر ہوئے۔

چوتھا جلسہ مورخہ ۴ر جنوری کو قاضی محلہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ بعض غیر احمدی دوست بڑے شوق سے تشریف لائے اس موقعہ پر جملہ مسلمان مردوں عورتوں نوجوانوں اور بچوں کے لئے ایک عام اصلاحی وعظ ہوا۔

● ــــ چند مقامی غیر از جماعت دوستوں نے مکرم مولوی صاحب کی تمام تقاریر کو بہت پسند کیا۔ حتیٰ کہ چند ایک دوستوں نے علیحدگی میں ملاقات کے وقت اس بات کا اظہار کیا کہ مولوی صاحب کی تقاریر سننے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ احمدیت فی الواقع برحق ہے۔ اور حقیقی اسلام کو پیش کرتی ہے۔ اس لئے ہم آپ کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں۔ تاہم ان دوستوں کو مزید سوچنے اور غور و فکر کرنے کی تلقین کی گئی۔ اللہ تعالےٰ ان کے دلوں کو احمدیت کے لئے کھول دے اور ایمان پر استقامت بخشے۔ آمین۔

خاکسار محمد ظہیر الدین احمدی عباسی از علی پور کھیڑہ ضلع مین پوری (یوپی)

ــــ اعلانات نکاح ــــ

۱۔ میری نسبتی ہمشیرہ عزیزہ افسر فردوس بنت چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم آف چک ۳۵ جنوبی سرگودھا کا نکاح عزیزم صدیق احمد صاحب ابن چوہدری نتھے خان صاحب آف گوکھ نتھے خان خیر پور سندھ کیساتھ بعوض آٹھ ہزار روپیہ مہر! مکرمی مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بمقام ربوہ مورخہ ۲۵/۱ بروز سوموار پڑھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود، صحابہ کرام درویشان اور دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین (خاکسار محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان)

۲۔ مورخہ ۲۹/۱ کو مسجد احمدیہ اوکاڑہ میں مکرم مولوی رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ نے میرے ایک لڑکے شیخ ہدایت صاحب کا نکاح ہمراہ بشارت بیگم بنت شیخ احمد دین صاحب اوکاڑہ بعوض مبلغ پانچ سو روپیہ حق مہر پڑھا۔ اور دوسرے لڑکے شیخ بشارت احمد کا نکاح ہمراہ نسیم اختر بنت شیخ سردار محمد صاحب اوکاڑہ بعوض پانچ سو روپیہ حق مہر پڑھا احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان رشتوں کو جانبین کیلئے بابرکت بنائے آمین۔ خاکسار رحمت اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جلو والی گیٹ لاہور۔

ــ اس خوشی میں موصوف نے مسجد احمدیہ و مدرسہ احمدیہ اوکاڑہ کے لئے مبلغ -/۲۰ روپے اور پانچ پانچ روپے بطور اعانت اخبار الفضل و بدر کیلئے دیئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ (مینیجر بدر قادیان)

خبریں

پیرس ۱۳ر فروری۔ فرانس نے صحرائے اعظم (شمالی افریقہ) کے وسط میں ایٹمی تجربہ کیا۔ اس امر کا اعلان آج سرکاری طور پر جنرل ڈی گال کے دفتر کے ایک ترجمان نے کیا۔ اعلان میں کہا گیا کہ اس بات کے پورے پورے انتظامات کر لئے گئے تھے کہ کسی کو نقصان نہ پہونچے۔

حکومت فرانس کی طرف سے یہ بھی کہا گیا کہ اب ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی لگانے سے متعلق گفتگو میں فرانس بھی حصہ لے سکے گا

اس سے قبل آج صبح سے بارہ گھنٹے کے لئے حکومت فرانس نے الجزائر کے علاقوں پر سے جہازوں کی پرواز کو ممنوع قرار دے دیا تھا اور اس سلسلہ میں تمام ہوائی کمپنیوں کو ہدایتیں بھیجدی گئی تھیں

فرانس کے ایٹم بم کے تجربے سے ایٹمی طاقت رکھنے والے ملکوں کی تعداد چار ہوگئی ہے پہلے تین ملک امریکہ، روس اور برطانیہ ہیں۔

نئی دہلی ۱۳ر فروری۔ صحرائے اعظم میں فرانس کے ایٹمی تجربہ پر افریقی اور ایشیائی ممالک میں سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا ہے وزیر اعظم ہندوستان مسٹر جواہر لال نہرو نے اس دھماکہ کو افسوسناک قرار دیا ہے۔

تیونس مراکش متحدہ عرب جمہوریہ اور گھانا میں بھی فرانس کے ایٹمی تجربہ کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ تیونس اور مراکش کے ریڈیو اسٹیشنوں سے احتجاجی بیانات نشر کئے گئے ہیں۔

گھانا کے وزیر اعظم ڈاکٹر نکرومہ نے فرانس کے ایٹمی تجربہ پر بطور احتجاج گھانا میں تمام فرانسیسی رقوم پر پابندی لگا دی گئی ہے کہ وہ اپنا سرمایہ گھانا سے باہر منتقل نہ کر سکیں یہ پابندی اس وقت تک رہے گی جب تک کہ فرانس کے ایٹمی تجربہ کے نواحی افریقی ممالک پر اثرات کا اور آئندہ تجربات کے پروگرام کا علم نہ ہو جائے گا۔

نئی دہلی ۱۳ر فروری۔ ہندوستان اور روس کے درمیان کل دو سمجھوتے ہو گئے۔ ایک سمجھوتے کے مطابق روس ہندوستان کو ۱۸۰ کروڑ روپے قرض دے گا۔ دوسرے سمجھوتے کا تعلق ثقافتی میدان میں تعاون سے ہے۔ سمجھوتوں پر مسٹر نہرو و مسٹر خروشچیف کی موجودگی میں دستخط ہوئے۔ دونوں سمجھوتوں کے بارہ میں بات چیت پہلے ہی مکمل ہوگئی تھی صرف دستخط ہونے باقی رہ گئے تھے۔ ثقافتی سمجھوتے کے مطابق دونوں ملکوں کی موجودہ دوستی کو تقویت دینا اور ثقافت، سائنس، تعلیم، آرٹ اور ٹیکنالوجی کے میدانوں میں باہمی مفاہمت اور تعاون بڑھانا ہے۔

لدھیانہ ۱۵ر فروری۔ پنجاب میں گندم اور آٹا کے بڑھتے ہوئے نرخوں کو مناسب سطح پر لانے اور قیمتوں کو مزید بڑھنے سے روکنے کے لئے مرکزی سرکار پنجاب کو درآمد شدہ گندم بھی دے رہی ہے یہ گندم دیسی گندم کے ساتھ ملا کر ملوں سے آٹا پسوا کر ڈپوؤں کے ذریعہ عوام کو مہیا کی جائے گی۔ اور اس مقصد کے لئے آٹا ملیں ۲۴ گھنٹے چلائی جائیں گی۔ تاکہ کھلے بازار میں آٹا کی قیمتیں اعتدال پر آجائیں گی

نئی دہلی ۱۵ر فروری۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے وزیر اعظم چین مسٹر چو۔ این۔ لائی کو سرحدی جھگڑے کا پر امن حل ڈھونڈنے کے مقصد سے مارچ کے دوسرے ہفتہ یا اواخر میں دہلی آنے اور بات چیت کرنے کی دعوت دی ہے۔ مگر انہوں نے واضح کر دیا ہے کہ چینی سرکار کے اس دعوے پر کہ ہماری سرحد کی از سر نو حد بندی ہونی ہے کوئی بات چیت نہیں کی جا سکتی۔ یہ انکشاف بھارت کے تازہ ترین خط میں کیا گیا ہے جو پنڈت نہرو نے وزیر اعظم چین مسٹر چو۔ این۔ لائی کو ۵ر فروری کو بھارتی سفیر شری پارتھا سارتھی کے ہاتھ ارسال کیا تھا۔ آج یہ خط نیز چین کو بھیجی گئی تازہ ترین یاد داشت ۱۲ر فروری کو ارسال کی گئی تھی پارلیمنٹ میں پیش کر دی گئی۔ یہ یادداشت چین کی ۲۶ر دسمبر کی یادداشت کے جواب میں ارسال کی گئی ہے۔

کلکتہ ۱۵ر فروری۔ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف جو ۱۱ر فروری سے ہندوستان کے پانچ روزہ دورہ پر ہندوستان آئے ہوئے ہیں نے کل رات یہاں ایک ضیافت میں کہا کہ بھارت کو روسی امداد دینے کا بڑا مقصد یہ ہے کہ روسی عوام جنہوں نے اپنی معیشت سوشلسٹ لائنوں پر قائم کی ہے۔ بھارت کی بھی معیشت کو بھی فروغ دینے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ مغربی ممالک اس معاملہ میں روس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہماری امداد بے غرضانہ ہے۔

نئی دہلی ۱۵ر فروری۔ ریلوے وزارت کی سالانہ رپورٹ بابت ۵۹-۱۹۵۸ء میں بتایا گیا ہے۔ کہ ۵۸-۱۹۵۷ء میں بھارتی ریلوں سے ۱۳ کروڑ ۶۰ لاکھ ٹن مال کی باربرداری کی جبکہ گذشتہ سال ان ریلوں نے ۱۳ کروڑ ۴۰ لاکھ ٹن مال ڈھویا

تعداد ۵۷-۱۹۵۶ء کے دوران میں ریلوں میں سفر کرنے والے مسافروں کی تعداد ایک ارب ۳۴ کروڑ تھی۔ ۵۸-۱۹۵۷ء میں بڑھ کر ایک ارب ۳۴ کروڑ ۰۱ لاکھ ہو گئی۔

پروگرام دورہ چوہدری مبارک علی صاحب فاضل مبلغ انچارج و انسپکٹر بیت المال از ۱۲ ۲/۶۰ تا ۳۰ ۴/۶۰

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چوہدری مبارک علی صاحب انسپکٹر بیت المال جنوبی ہند چندہ جات کی وصولی کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق از ۱۲ ۲/۶۰ تا ۳۰ ۴/۶۰ دورہ کریں گے۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند سے توقع ہے کہ وہ حسابات کی چیکنگ اور وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں چوہدری صاحب موصوف سے پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	روانگی از جماعت	تاریخ روانگی	رسیدگی در جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام
۱	قادیان	۱۲ ۲/۶۰	بمبئی	۱۵ ۲/۶۰	۶ روز
۲	بمبئی	۲۲ —	بیلگام	۲۳ —	۱ "
۳	بیلگام	۲۴ —	باندہ	۲۴ —	۲ "
۴	باندہ	۲۷ —	ننڈگرہ	۲۸ —	۲ "
۵	ننڈگرہ	۲ ۳/۶۰	دھارواڑ	۲ ۳/۶۰	۱ "
۶	دھارواڑ	۴ —	ہبلی	۴ —	۲ "
۷	ہبلی	۷ —	رائچور	۸ —	۱ "
۸	رائچور	۱۰ —	دیودرگ	۱۰ —	۱ "
۹	دیودرگ	۱۲ —	یادگیر	۱۲ —	۲ "
۱۰	یادگیر	۱۵ —	تیماپور	۱۵ —	۱ "
۱۱	تیماپور	۱۷ —	اوٹکور	۱۷ —	۱ "
۱۲	اوٹکور	۱۹ —	حیدرآباد	۲۰ —	۶ "
۱۳	حیدرآباد	۲۷ —	چنتہ کنٹہ	۲۷ —	۱ "
۱۴	چنتہ کنٹہ	۲۹ —	مدراس	۳۰ —	۲ "
۱۵	مدراس	۲ ۴/۶۰	بنگلور	۲ ۴/۶۰	۱ "
۱۶	بنگلور	۴ —	شموگہ	۵ —	۳ "
۱۷	شموگہ	۹ —	ساگر وسوراب	۹ —	۳ "
۱۸	ساگر وسوراب	۱۲ —	مرکرہ	۱۳ —	۲ "
۱۹	مرکرہ	۱۶ —	کنانور	۱۶ —	۲ "
۲۰	کنانور	۱۹ —	کوڈالی	۱۹ —	۱ "
۲۱	کوڈالی	۲۱ —	پینگاڈی	۲۱ —	۲ "
۲۲	پینگاڈی	۲۳ —	منگلور	۲۳ —	۱ "
۲۳	منگلور	۲۵ —	کالیکٹ	۲۶ —	۲ "
۲۴	کالیکٹ	۲۸ —	کوٹار دمنارگھاٹ	۲۸ —	۲ "
۲۵	کوٹار دمنارگھاٹ	۲۹ —	کرونا گاپلی	۲۹ —	۱ "
۲۶	کرونا گاپلی	۳۰ —	حیدرآباد	—	—